ندائے حق

تقریریں

از

جناب مولانا محمد ادریس صاحب قاسمی ہزاری باغوی
مبلغ کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند

مرتب

محمد اکرم قاسمی گریڈیہوی
متخصص شعبہ تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند

کتب خانہ نعیمیہ دیوبند

له دعوة الحق

ندائے حق
تقریریں

از

جناب مولانا محمد ادریس صاحب قاسمی ہزاریباغوی

مبلغ کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند

مرتب

محمد اکرم قاسمی گریڈیہوی

متخصص شعبۂ تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند

ناشر

کتب خانہ نعیمیہ دیوبند

جملہ حقوق محفوظ ہیں

تفصیلات

نام کتاب : ندائے حق تقریریں
خطاب : حضرت مولانا محمد ادریس صاحب القاسمی ہزاریباغوی
مبلغ تحفظ ختم نبوت دار العلوم دیوبند
مرتب : محمد اکرم قاسمی گریڈیہوی
صفحات :
ناشر : کتب خانہ نعیمیہ دیوبند
طبع اول : رجب ۱۴۲۲ھ - اکتوبر ۲۰۰۱ء
کمپیوٹر کتابت : (محمد عطاء الرحمن بیتا مرحی) شاد کمپیوٹرز نزد چھتہ مسجد دیوبند

ملنے کے پتے

مدنی کتب خانہ اشرف آباد جامع مسجد جاجمو، کانپور
گلزار بکڈپو حسن آباد۔ کرما کوڈرما بہار 825409

فہرست عنوانات

۱ مسئلہ مختار کل

۲ اکابر دیو بند اور احمد رضا خاں بریلوی

۳ انکار ختم نبوت اور احمد رضا خاں بریلوی

۴ عورتوں کی نماز شریعت کی نظر میں

۵ مقام صحابہ اور مودودیت

۶ شہدائے اسلام

۷ ہماری تبلیغ آج اور کل کی روشنی میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض حال

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم. اما بعد:

خداوند قدوس جس کے ساتھ خیر اور بھلائی کا معاملہ فرماتا ہے تو اس کے کم وقتوں میں بھی برکت ڈالدیتے ہیں اور تھوڑے وقت میں کچھ نہ کچھ کام لے لیتے ہیں بس یہی حال احقر کے ساتھ بھی ہے دوسری مصروفیات میں رہ کر کسی چیز کی ترتیب تحریری شکل میں دینا نہایت ہی مشکل اور دقت طلب کام ہے۔ لیکن اللہ وحدہ لاشریک کی ذات پاک پر بھروسہ کرتے ہوئے تبلیغ اسلام کی غرض سے یہ کام شروع کردیا اور تقریری کتابوں میں سے یہ پانچویں کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے۔

درحقیقت اس مجموعہ تقاریر "ندائے حق تقریریں" کی ترتیب ہمارے ایک عزیز مولوی محمد اکرم قاسمی سلمہ گریڈیہوی تخصص شعبہ تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند نے دی۔ احقر کی مختلف بکھری ہوئی تقریریں تھیں کچھ کیسٹوں میں اور کچھ تحریروں میں، عزیزی موصوف نے بڑی کاوش اور محنت کے ساتھ یکجا کردیا ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

ندائے حق تقریریں دوسری تمام تقریروں کے مقابلے میں ایک الگ انداز و اسلوب رکھتی ہیں جس میں مختلف موضوعات

دعوت الی الاسلام

قرآن وسنت

توحید و رسالت

ناموس صحابہ

رد شرک و بدعات

عورتوں کی عفت و عظمت

اکابر دیوبند کی پہچان

حضرت نانوتوی پر لگائے گئے الزامات کی تردید پر مشتمل طلباء کرام، خطباء عظام و اعیان اسلام کے لیے بہترین تحفہ ہے ہمیں امید ہی نہیں بلکہ یقین ہے کہ ہماری دوسری تقریریں جس طرح مقبول ہوئی ہیں اسی طرح ندائے حق تقریریں بھی مقبول ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے ان احباب کو جن کی تعاون سے یہ کتاب منظر عام پر آئی۔ آمین یارب العالمین۔

محمد ادریس القاسمی ہزاریباغوی

مبلغ کل ہند مجلس تحفظ ختم

نبوت دارالعلوم دیوبند

۲۰/۷/۱۴۲۱ھ

عرضِ مرتب

حامدا ومصلیا ومسلما۔

ایشیاء کے عظیم درسگاہ دارالعلوم دیوبند سے ہر دور میں ایسے باکمال فاضل تیار ہوئے جنہوں نے اپنی تحریر و تقریر کے ذریعہ دین اسلام کی اشاعت کی ہے اور ہر فرقہ ضالہ کی تردید کی ہے اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہمارے کرم فرما محترم جناب مولانا محمد اوریس صاحب قاسمی مبلغ شعبہ تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند ہیں۔ جن کی تقریر کی چند کتابیں خصوصا باطل شکن تقریریں، شمشیر حقانی تقریریں، منظر عام پر آچکی ہیں اور مقبولیت حاصل کر چکی ہیں۔ مولانا موصوف کی تقریر میں متانت اور وقار، سلاست وروانی، فصاحت وبلاغت، حوالوں سے مدلل ومزین، اور وہ تمام خصوصیات پائی جاتی ہیں جو مبلغ کی پہچان کا سبب بن سکتی ہیں۔ مولانا کے ساتھ گاہے بگاہے چھوٹے بڑے پروگراموں میں شریک رہنے کا موقع ملا۔ ان کے بیان کے کچھ حصے میرے پاس قلم بند تھے اور بعض پروگرام کی تقریریں کیسٹوں میں محفوظ تھیں۔ کچھ دوستوں کی خواہش تھی کہ اس کو مرتب کر کے کتابی شکل میں لایا جائے اگرچہ کیسٹوں سے تقریر نقل کر کے بکھرے ہوئے مضامین کو ترتیب دینا پھر عنوانات قائم کرنا اور حوالوں کی مراجعت کرنا نہایت دشوار کام تھا۔ اور مجھے اپنی بے بضاعتی کہنا پر اس کی

ہمت نہیں ہو رہی تھی لیکن مولانا موصوف کے حوصلے دلانے سے ان کی نگرانی میں اللہ رب العزت کی ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے یہ کام شروع کر دیا اور اپنی صلاحیت کے مطابق پوری پوری کوشش کی کہ "ندائے حق تقریریں" مولانا محترم کی دوسری تقریری کتابوں کی طرح انوکھے انداز میں قارئین کی خدمت میں پیش کر دوں۔

امید ہے کہ قارئین عظام حقیر کی محنت کو پسند فرمائیں گے اور بغرض اصلاح غلطیوں سے مطلع فرمائیں گے اب اخیر میں ہم اپنے محسن و کرم فرما محترم جناب مولانا محمد ادریس صاحب قاسمی مدظلہ کا تہہ دل سے ممنون ہوں جن کی رہنمائی اور محنت کی بدولت کچھ لکھنے پڑھنے کا سلیقہ پیدا ہوا۔ اور اس کتاب کی تیاری میں حوصلہ ملا۔

ناسپاسی ہوگی اگر میں اس موقع پر اپنے چچا محترم جناب حافظ عارف صاحب مدظلہ العالی کا تذکرہ نہ کروں جن کی نیک دعائیں اور تمنائیں میرے ساتھ ہیں۔

والسلام

محمد اکرم قاسمی گریڈیہوی

۲۰؍۷؍۱۴۳۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عورتوں
کی نماز
شریعت کی
نظر میں

از

جناب مولانا محمد ادریس صاحب قاسمی ہزاریباغوی
مبلغ تحفظ ختم نبوت دار العلوم دیو بند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عورتوں کی نماز شریعت کی نظر میں

الحمدللہ رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلوٰة والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین وعلی آله وجمیع اصحابه رضوان اللہ تعالی علیهم اجمعین۔ **امابعد۔**

فاعوذباللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

لرجال نصیب ممن اکتسبوا وللنساء نصیب ممن اکتسبن۔

وقال النبی صلی اللہ علیه وسلم صلوٰة المرأة فی بیتها افضل من صلواتها فی حجرتها وصلوٰتها فی مخدعها افضل من صلوٰة فی بیتها۔ (رواہ ابو داؤد)

صدق اللہ العظیم وصدق رسوله النبی الکریم۔

حمد و ثنا رب دو جہاں خالق کائنات کے لیے درود و سلام آقائے دو جہاں

رحمت کائنات

فخر موجودات

سید الاوّلین

والآخرین

رحمۃ للعالمین

امام الانبیاء
خاتم النبیین
والمرسلین
ہادی سبل
طٰہٰ و یٰسین
مزمل و مدثر
محمد عربی ﷺ کے لیے

لائق صد احترام معزز حاضرین علماء و سامعین!

آج کی یہ مجلس نہایت پاک و صاف ماحول میں منعقد ہوئی ہے جس سے دیکھ کر مجھے بڑی خوشی ہو رہی ہے ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ رحمت کے فرشتے ہر طرف سے نور برسا رہے ہیں دعا کیجیے اس کی برکت سے ہم سب کو خدا مغفرت فرمادے آمین۔

اس وقت حقیر سراپا تقصیر جس عنوان کے تحت کچھ عرض کرنا چاہتا ہے وہ ایک اہم مسئلہ ہے درحقیقت کوئی اختلاف نہیں ہے مگر اختلاف شدہ مسئلہ بنادیا گیا ہے وہ عنوان ...... وہ مسئلہ یہ ہے کہ عورتیں نماز کہاں پڑھیں ...... گھر میں پڑھنا افضل ہے یا مسجد میں پڑھنا افضل ہے لہٰذا مختصر مگر جامع ...... مدلل عرض کروں گا۔ آپ سننے کا ماحول بنائیں اور نیت عمل کرنے کا کریں!

دوستو! اس مسئلہ پر گفتگو کرنے کا میرا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ میں کسی جماعت یا فرد کو نشانہ بناؤں۔

کسی خاندان پر
کسی برادری پر
کسی گھرانے پر

کسی قوم پر

کسی ذات پر

کسی قبیلے پر

طعن و تشنیع کرنے کا مقصد نہیں ہے ...... بے عزتی اور ذلالت مقصود نہیں ہے ...... بلیک میل کرنا مقصود نہیں ہے۔ بلکہ خیر خواہی مقصود ہے ...... کیوں کہ بات وہی موثر ہوتی ہے جس میں ارادہ نیک اور بھلائی کا ہو۔

دوستو! اس دنیا کو اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کی تخلیق سے آباد کیا ہے اور ایک دوسرے پر ذمہ داری رکھی ہے مرد کی حیثیت، مقام و مرتبہ اپنی جگہ ہے ...... عورت کی حیثیت، مقام و مرتبہ اپنی جگہ ہے مرد کو اگر ناز اس بات پر ہے کہ ہمارے میں انبیاء علیہم السلام آئے ہیں تو عورت کو بھی اس پر فخر ہے کہ نبوت کی پرورش میرے حق میں ہے قرآن کریم میں اگر مردوں کا ذکر ہے تو ساتھ ہی عورتوں کا بھی ذکر ہے اور بڑھ کر یوں کہیے پوری سورۃ عورت کے نام سے ہے اس لیے عورت بھی اپنی جگہ ایک مقام اور حیثیت رکھتی ہے اور عورت کے ذریعہ دنیا کو تسکین ملتی ہے۔

اسی لیے کسی نے کہا ہے کہ عورت

چمپا کی ایک نازک کلی ہے

نیلوفر کی نازک پتی ہے

شبنم کا قطرہ ہے

ندی کی ایک لہر ہے

فطرت کی مست انگڑائی ہے

مرلی کی مدھر آواز ہے

قوس و قزح کا رنگین دوپٹہ ہے

گھونگھرو کی جھنکار ہے

گھنٹی کی تھرکتی ہوئی آواز ہے

چمکتا دمکتا ستارہ ہے

چودھویں کا چاند ہے

کائنات کا بے مثال نمونہ ہے

قدرت الٰہی کا حسن ہے

ان تمام خوبیوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے شریعت کے بعض امور میں مرد اور عورت کے درمیان فرق رکھا ہے مسائل میں...... عبادات میں تعلیم اور تربیت میں...... معاملات میں...... کچھ ایسی چیزیں ہیں جنہیں عورت ہی انجام دے سکتی ہے مرد انجام نہیں دے سکتا اگر کوئی جدید ذہنیت رکھنے والا آدمی قانون قدرت میں ردو بدل کرنا چاہے اور عورتوں کے مسائل میں تصرف کرنا چاہے۔ مرد اور عورت کو یکساں پلیٹ فارم پر لاکر کردے تو یاد رکھئے نظام زندگی درہم برہم ہو جائے گی حیاو شرم کا جنازہ نکل جائے گا مرد اور عورت کی شناخت مٹ جائے گی۔

اس لیے ہمیں کہنے دیجئے!

مرد کی حیثیت عورت کو نہ دو

عورت کی حیثیت مرد کو نہ دو

عورت کو مردوں کے ساتھ شانہ بشانہ نہ لاؤ

مرد اور عورت کے درجات میں برابری نہ لاؤ

بر سر عام چوراہے پر نہ لاؤ

میلے اور ٹھیلے میں نہ لاؤ

مجلسیں اور کانفرنسوں میں نہ لاؤ

اجتماعات و اجلاس میں نہ لاؤ

اس لیے کہ اللہ نے عورتوں کو بڑا اونچا مقام پردوں کی زندگی میں دیا ہے...... لیکن زمانہ عجیب ہے رنگیلا مزاج ہے۔ آزادانہ خیال ہے غیر مقلدانہ آواز ہے تو پھر عورت کی جگہ پر مرد کو لاتے ہیں اور مرد کی جگہ پر عورت کو لاتے ہیں...... خواہ دینی معاملات ہوں۔ یا دنیاوی معاملات اس لیے جب ہم ایک سرسری جائزہ لیتے ہیں تو ایک طرف انگریزی ذہنیت رکھنے والے لوگ نظر آتے ہیں جنہوں نے عورتوں اور مردوں میں کوئی امتیاز باقی نہیں رکھا دونوں کو ایک پلیٹ فارم پر کھڑا کر دیا۔

بازاروں میں

پارکوں میں

کانفرنسوں میں

مجلسوں میں

آفسوں میں

مارکٹوں میں

رنگارنگ میں

دوسری طرف آزادانہ خیال رکھنے والے لوگ نظر آتے ہیں جنہوں نے دین اسلام کے نام پر...... دینی مسائل کو دیکھا کر عبادت کی بات کہہ کر فضائل کی ترغیب دلا کر پردہ والی خواتین کو مردوں کے برابر لا کھڑا کر دیا...... اللہ اکبر جس کی جوتی کی آواز...... زیور کی جھنکار بھی دوسروں کو سنانا اللہ کو پسند نہیں ہے آج دین کے نام پر عورتوں کو مردوں کے شانہ بشانہ کھڑا کیا جارہا ہے۔

مجلسوں میں

کانفرنسوں میں

اجتماعات میں

عید گاہوں میں

مسجدوں میں

پنجگانہ نمازوں میں

جمعہ کی نماز میں

ارے اگر تجھے عورتوں کی آزادی دیکھنا ہی تھا اور مردوں کی طرح عورتوں کو ہر جگہ دیکھنا چاہتے تھے تو تم اسلام کا سہارا نہیں لیے ہوتے قرآن و حدیث کا سہارا نہیں لیے ہوتے۔ دینی مسائل کا حوالہ نہیں دیے ہوتے تاکہ تمہارے ذریعہ اسلام کو یہ بدنامی نہ ہوتی غیروں کو ہنسنے کا موقع نہ ملتا۔

عزیز دوستو! اس وقت ہم دوسرے مسائل کو بیان کرنے کے بجائے صرف ایک اہم اور دینی مسئلہ کو بیان کروں گا تاکہ آپ کو اندازہ ہو جائے کہ وہ لوگ جو اپنے آپ کو حامل حدیث، عامل حدیث، اہل حدیث کہتے ہیں کس کس طرح اور کہاں۔ کہاں اسلام کا سہارا لے کر عورتوں کو گھروں سے باہر کر کے انگریزی آقاؤں کو خوش کر رہے ہیں۔ کیوں کہ انگریز دشمن چاہتا تھا کہ مسلمانوں کا رشتہ اللہ سے اور دین مصطفی ﷺ سے اس طرح ختم کر دوں کہ کبھی ان کے لیے نصرت خداوندی نہ ہو۔ وہ مقدس جگہ...... اللہ کا گھر...... جہاں گناہ گار جا کر اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہے۔

اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے

سجدہ کرتا ہے

پیشانی جھکاتا ہے

رکوع کرتا ہے

رب کی بڑائی بیان کرتا ہے

اپنے خالق کو پکارتا ہے

اپنے رازق سے رزق مانگتا ہے

جنت کا سوال کرتا ہے

جہنم سے پناہ مانگتا ہے

مدد اور نصرت کے لیے ہاتھ پھیلاتا ہے

رب سے کلام کرتا ہے

توبہ واستغفار کرتا ہے

پھر رب کریم اپنے بندے پر ترس کھا کر معاف کر دیتا ہے۔

مغفرت فرماتا ہے

خالی جھولی کو بھر دیتا ہے

مدد و نصرت عطا کر دیتا ہے

اس ظالم انگریز دشمن اسلام کو کہاں یہ گوارہ کہ مسلمان کا رشتہ رب سے اتنا مضبوط ہو۔ آزادی کی باتیں کہہ کر ذہن سازی کی اور نام و نہاد اہل حدیث کو قریب کر کے یہ دیکھایا کہ عورتوں کو بھی برابری کا حصہ دو۔ نمازوں میں ساتھ مسجد لے جاؤ عیدگاہوں میں لے جاؤ۔ کانفرنسوں میں لے جاؤ عبادت خانوں میں لے جاؤ تاکہ عورت تمہارے ساتھ برابر رہے۔ دل بھی لگے اور تفریح بھی ہو۔

انگریز دشمن سمجھتا تھا کہ جب مسلم عورتیں مسجد جائیں گی اور نماز پڑھے گی آمد و رفت کا سلسلہ رہے گا تو دیکھتے دیکھتے وہ مقدس خانہ خدا بدنظری کا شکار ہو جائیگا۔ لوگوں کی وہ نگاہیں جو خوف خدا کے لیے آنسوں بہاتی تھیں وہ نگاہیں غیر عورتوں کو دیکھ کر زنا میں مبتلا ہو جائیں گی پھر فائدہ ہوگا، نہیں،

سی نقصان ہوگا کہ وہ نصرت خداوندی جو مسلمان کو ملتی دور ک جائے گی۔

چنانچہ آج ہر طرف یہ آواز ہے کہ عورتوں کی نماز بھی مسجد ہی میں ہونی چاہیے عورت گھر کے بجائے مسجد میں عبادت کرے کیوں کہ زمانہ رسالت میں عورتیں مسجد ہی میں نماز پڑھتی تھیں۔ اور ہر نماز میں رسول اللہ ﷺ کی نگاہوں کے سامنے آتی جاتی تھیں۔ نہ رسول اللہ ﷺ نے روکا۔

نہ صدیق اکبرؓ نے روکا

نہ عمر فاروقؓ نے روکا

نہ عثمانؓ نے روکا

نہ علیؓ نے روکا

بلکہ صحابہ اس پر عمل کرتے اور اپنی بیبیوں کو مسجد میں آنے دیتے۔

تو آج تم کون ہوتے ہو جو عورتوں کو مسجد میں آنے اور نماز پڑھنے پر پابندی لگاؤ جو ایسا کرتا ہے وہ سنت کی مخالفت کرتا ہے یہ انداز ...... یہ آوازیں اس دور کے نام نہاد اہل حدیث ...... غیر مقلدین کی ہے۔ ہاں ہاں ہم بھی کہتے ہیں کہ دور رسالت ﷺ اور صدیق اکبرؓ کے زمانہ میں عورتیں مسجدوں میں آتی تھیں اس پر حدیث شاہد ہے لیکن ایک حکمت اور مصلحت کے پیش نظر یہ اجازت تھی اور وہ خیر القرون کا زمانہ تھا۔ امن کا زمانہ تھا۔ متقی اور پرہیز گاروں کا زمانہ تھا ...... وہ صحابہ اور صحابیات کا زمانہ تھا ...... خیر ہی خیر تھی ...... نظر بھی محفوظ تھیں ...... تعلیم و تربیت کی ضرورت تھی اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اجازت دے رکھی تھی۔

لیکن اگر ایک طرف اجازت کی حدیثیں ملتی ہیں تو دوسری طرف ممانعت کی حدیثیں بھی ہیں اور ایک دو نہیں کئی ایسی حدیثیں ہیں جس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ خود رسالت کے زمانہ میں عورتیں اگر نماز کے لیے نہیں

آتیں تو اس پر نکیر نہیں کیا جاتا برا بھلا نہیں کہا جاتا بلکہ حدیث پاک اس پر شاہد ہے کہ مرد اگر مسجد نہیں آتے تو اللہ کے رسول ﷺ ناراض ہوتے وعید فرماتے اور مردوں کو جماعت میں حاضر ہونے پر تاکید فرماتے برخلاف عورتوں کے، اس وقت ہم تین حدیثیں پیش کرتے ہیں پھر فیصلہ کیجئے کہ حق کیا ہے۔

﴿۱﴾ عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لولا مافی البیوت من النساء والذریة اقیمت صلوٰة العشاء وامرت فتیانی یحرقون مافی البیوت بالنار (رواه احمد—مشکوٰة)

رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ اگر عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں عشاء کی نماز قائم کرتا اور اپنے جوانوں کو حکم دیتا کہ گھروں میں آگ لگادیں۔

﴿۲﴾ عن جابر رضی الله عنه قال النبی صلی الله علیه وسلم لبنی سلمة حین ارادوا ان ینتقلوا اقرب المسجد دیارکم تکتب آثارکم. (مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے بنی سلمہ سے اس وقت فرمایا جب وہ مسجد نبوی کے قریب آنے کا ارادہ کیا کہ تم اپنے گھروں میں رہو اور دور سے آنے میں تمہارے قدموں کا ثواب لکھا جائے گا۔

ان دونوں حدیث پاک کو سامنے رکھ کر دنیا کا کوئی غیر مقلد مجھے بتائے کہ اللہ کے رسول ﷺ کے زمانہ میں عورتوں کو مسجد میں نماز پڑھنے اور جماعت میں شرکت کی کس طرح اجازت تھی کیوں کہ بنی سلمہ رضی اللہ عنہا کو اللہ کے رسول ﷺ آنے سے منع فرمارہے ہیں مردوں کی غیر حاضری پر یہ سخت وعید اور عورتوں اور بچوں کی وجہ سے درگذر کا معاملہ

اس بات کی دلیل ہے کہ اس وقت بھی عورتیں نماز کے لیے مسجد میں نہیں آتی تھیں اور گھروں میں رہ کر نماز ادا کر لیتی تھیں جب اس وقت ممانعت تھی اور عام اجازت نہ تھی تو آج اگر کوئی عورت گھر میں نماز پڑھ لے تو وہ سنت کے مطابق عمل کرتی ہے۔

چلئے اگر ہم مان لیں آپ کی بات رسول اللہ ﷺ نے اجازت دی ہے اور آج ہم اسی کی بنیاد پر عورتوں کو نماز پڑھنے کی اجازت مسجد میں دیتے ہیں۔ پھر کہنے دیجئے مجھے۔

کہ طریقہ وہی ہو

انداز وہی ہو

صفوں میں

آنے اور جانے میں

ترتیب میں

پردے میں

ارادے میں

لیکن جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو سنت کے خلاف دکھائی دیتی ہے ہیں صفوں کی ترتیب غلط

انداز غلط

آنے جانے کا طریقہ غلط

پردے نامکمل

ارادے نامکمل

نظریں غلط

نیتیں غلط

اگر تم رسول اللہ ﷺ کے زمانے کے مطابق آج کی عورتوں کو اجازت دیتے ہو تو پھر وہی طریقہ اپناؤ پہلے مردوں کا صف بناؤ۔ پھر غلاموں کا بناؤ پھر بچوں کا بناؤ، پھر عورتوں کا بناؤ تا کہ سنت کے مطابق عمل ہو لیکن کوئی غیر مقلد بتائے آج کا جو انداز ہے اوپر عورتیں ہیں نیچے مرد ہیں یہ کہاں کی سنت ہے معلوم یہ ہوتا ہے کہ سنت پر عمل کرنے کا ارادہ نہیں بلکہ خانہ خدا کو تفریح گاہ بنانا ہے...... اس لیے ہم بڑے چیلنج کے ساتھ یہ بات کہتے ہیں کہ عورتوں کو مسجد میں آنے کی اجازت ہوتی تو پھر فاروق اعظم سے بڑھ کر کوئی سنت پر عمل کرنے والا نہیں ہوتا۔

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

عثمان غنی رضی اللہ عنہ

علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

طلحہ وزبیر رضی اللہ عنہ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ

ابن عباس رضی اللہ عنہ

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر

کون سنت پر عمل کرنے والا ہو سکتا ہے جب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی دور اندیشی نے فیصلہ کیا اور عورتوں کو مسجد میں آنے سے روک دیا۔ تو قربان جایئے لمتا عائشہ صدیقہؓ پر وہ بھی ہمت نہ کر سکی کہ مسجد نبوی میں آکر نماز ادا کریں اور ایک دو دن نہیں بلکہ پچاس سالہ زندگی گذاری لیکن عمر فاروقؓ کے منع کرنے کے بعد کبھی بھی قدم نماز پڑھنے کی غرض سے مسجد میں نہیں ڈالی بلکہ یوں فرمایا۔

عن عائشة رضی الله عنها قالت: لوادرك رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم مااحدث النساء لمنعھن المسجد

کمامنعت نساء بنی اسرائیل (بخاری)

ارے یہ کون کہہ رہی ہیں یہ حضرت عائشہؓ ہیں دنیا کی کون عورت ہو سکتی ہے جن کی ایک نماز عائشہ صدیقہؓ کی نماز کا مقابلہ کر سکے...... جب حضرت عائشہ صدیقہؓ کی نماز گھر میں ہو سکتی ہے تو ہم یقین ہی نہیں بلکہ پوری یقین کے ساتھ کہتے ہیں کہ اگر دنیا کی عورتیں حضرت عائشہؓ کے ارشاد پر عمل کر لیں تو اس کی بھی نماز ہو سکتی ہے۔

اس لیے مجھے کہنے دیجئے

کہ عورت کی نماز گھر میں افضل ہے نہ کہ مسجد میں

عورت کی نماز گھر کے کونے میں افضل ہے نہ کہ مسجد میں

عورت کی نماز گھر کے گوشہ میں افضل ہے نہ کہ مسجد کے حجرے میں

عورت کی نماز گھر کے پردہ میں افضل ہے نہ کہ مسجد کے بالائی خانہ میں

عورت کی نماز تنہا افضل ہے نہ کہ جماعت سے پڑھنے میں

اللہ ہمیں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین

وما علینا الا البلاغ

مقام صحابہ

اور

مودودیت

از

جناب مولانا محمد ادریس صاحب قاسمی ہزاریباغوی
مبلغ تحفظ ختم نبوت دار العلوم دیو بند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقام صحابہ اور مودودیت

الحمدللہ نحمدہٗ ونستعینہ ونستغفرہ ونومنُ بہ ونتوکل علیہ ونعوذباللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہٖ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ ونشھد ان سیدنا ونبینا ورسولنا ومولانا محمدا عبدہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ واحبابہ وسلم کثیراکثیرا. اما بعد: فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم. بسم اللہ الرحمن الرحیم. والذی جاء با الصدق وصدق بہ اولئک ھم المتقون وقال اللہ تعالی فی شان اصحابہ رضی اللہ عنھم ورضواعنہ.

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم واذاظھرت الفتن اوالبدع وسبت اصحابی فلیظھر العالمُ علمہ فان لہ یفعل فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین. صدق اللہ مولانا العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم.

دنیائے صداقت میں صدیقؓ تیرا نام تاحشر درخشندہ وتابندہ رہے گا
اور دیکھ لو فاروقؓ کا نہ چاہنے والا تاحشر پراگندہ وپراگندہ رہے گا

اور عثمانؓ کا دیکھ لو چاہنے والا زندہ تھا زندہ ہے اور زندہ رہے گا
اور علیؓ پر جو ایمان نہیں رکھتا کافر ہے اور کافر ہی وہ بندہ رہے گا

حمد و ثنا رب دو جہاں خالق کائنات کے لیے درود و سلام آقائے دو جہاں

رحمت کائنات

فخر موجودات

سید الاولین

والآخرین

رحمتہ للعالمین

امام الانبیاء

خاتم النبیین

والمرسلین

ہادی سبل

طٰہٰ و یٰسین

مزمل و مدثر

محمد عربی ﷺ کے لیے

حاضرین مکرم، سامعین محترم: آج کی اس پر وقار مجلس اور ٹھاٹھیں مارتا ہوا مجمع دیکھکر بے حد خوشی ہو رہی ہے قابل مبارک باد ہیں وہ حضرات جنہوں نے اس مجلس کو منعقد کیا، بارگاہ ایزدی میں دعا کریں کہ اللہ ہماری اور آپ کی حاضری کو قبول فرمائے۔ آمین۔

ذی وقار دوستو! ہم اور آپ جس دور سے گذر رہے ہیں عجیب غریب دور ہے روز بروز نئے نئے فتنے جنم لے رہے ہیں نئے نئے فرقے وجود میں آرہے ہیں۔

کوئی نبی ﷺ کی نبوت کا انکار کرتا ہے

کوئی نبی کی بشریت کا انکار کرتا ہے

کوئی نبی کی بیٹیوں پر الزام لگاتا ہے

کوئی نبی کی بیویوں پر بہتان باندھتا ہے

کوئی نبی کے رشتہ داروں کو نشانہ بناتا ہے

کوئی نبی کے اصحاب پر تبرا کرتا چلاتا ہے

اصحاب رسول پر طعن وتشنیع کرنے والی جماعت جو اپنے آپ کو جماعت اسلامی کے نام سے موسوم کرتی ہے جس جماعت کے بانی ابوالعلی مودودی ہیں۔ یہ وہ جماعت ہے جو صحابہ کرامؓ پر کیچڑ اچھالتی ہے صحابہؓ کی تنقید کرتی ہے۔ صحابہ کرام کو معیار حق نہیں مانتی۔ حالاں کہ صحابہ کرام کی زندگی کا غور سے مطالعہ کرتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے۔

پیغمبر شمع ہے	تو یہ پروانے ہیں
پیغمبر چاند ہے	تو یہ ستارے ہیں
پیغمبر آقا ہے	تو یہ غلام ہیں
پیغمبر معلم ہے	تو یہ متعلم ہیں
پیغمبر سپہ سالار ہے	تو یہ سپاہی ہیں

سامعین کرام! آیئے پہلے آپ کے سامنے اصحاب رسول کی عظمت بیان کروں تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ صحابہ کرام کا تعلق کس ہستی سے ہے کس درسگاہ کے یہ متعلم ہیں کس استاد کے یہ شاگرد ہیں۔ کن کی صحبت انہیں ملی ہے اور صحابی کسے کہتے ہیں من رای وجہ رسول اللہ بعینہ جس نے ایمان کی حالت میں پیغمبر کے چہرے کو ایک سکنڈ بھی دیکھا ہو وہ صحابی ہے۔

میرا تو چیلنج ہے کہ اگر ساری جہاں کی عظمتیں قربان کر دیجائیں تب بھی صحابہ رضی اللہ عنہم کی جوتی مبارک کی دھول کے برابر کوئی جماعت نہیں

ہو سکتی کیوں کہ صحابہ کی جماعت وہ مقدس ہستی ہے جنہوں نے آقائے دو جہاں جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو ایمان کی حالت میں دیکھا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا لا تمس النار مسلماً رانی جس نے ایک سکنڈ میرے چہرے کا دیدار کیا اس کو جہنم کی آگ مس نہیں کر سکتی بلکہ آقا مدنی نے صحابہ کرام کی عظمت کو بڑھاتے ہوئے یوں ارشاد فرمایا او من رای من رانی جس نے میرے دیکھنے والے کو دیکھا اس پر بھی جہنم کی آگ حرام ہو گی۔

یہ وہ مقدس جماعت ہے جن کے ہاتھوں میں اللہ رب العزت نے جنت کے ٹکٹ دے دیئے ہیں اور یہ پروانہ سنا دیا۔

رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ھم المفلحون۔

یہ سچی جماعت اللہ کی
یہ اچھی جماعت اللہ کی
یہ خالص توحیدی جماعت اللہ کی
یہ مجاہد و غازی جماعت اللہ کی

یہ وہ جماعت ہے جنہوں نے براہ راست نبی سے تربیت حاصل کی ہے۔ یہ تو اس یونیورسٹی کے طالب علم ہیں۔

جس کا مالک خود اللہ ہے
اس کا پرنسپل محمد رسول اللہ ہے
نصاب تعلیم کتاب اللہ ہے
پریکٹیکل اس کا سنت رسول اللہ ہے
نام اس یونیورسٹی کا بیت اللہ ہے
ہر طالب علم اس کا اہل اللہ ہے

اور پورا عملہ اس کا اولیاء اللہ ہے

لہٰذا مجھے کہنے دیجئے!

اس مدرسہ کا مالک بھی اعلیٰ

نصاب تعلیم بھی اعلیٰ

پریکٹیکل بھی اعلیٰ

نام بھی اعلیٰ

نظام بھی اعلیٰ

صحابہؓ پر کیچڑ اچھالنے والو۔ صحابہؓ کی شان گھٹانے والو۔ صحابہؓ کو اپنے برابر قرار دینے والو۔ صحابہ کی حقانیت کو داغدار کرنے والو، صحابہ کے کردار کو نشانہ بنانے والو، صحابہ کے اخلاق کو روندنے والو۔

سنو! جس جماعت کو تم اپنی زبان و قلم کے ذریعہ نشانہ بنا رہے ہو اس کا تعلق براہ راست رسول اللہ ﷺ سے ہے لہٰذا اگر تم صحابہ کے اندر نقص پیدا کرتے ہو تو بالواسطہ نبی میں کمی پیدا کرتے ہو اگر صحابہ سے بغض و عداوت رکھتے ہو تو براہ راست اللہ کے رسول سے بغض و عداوت رکھتے ہو۔

سنو! یہ بات اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا ہوں اگر کوئی غلط ثابت کردے تو زبان میری ہوگی اور قینچی تمہاری ہوگی زبان کتر دینا اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا۔ اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوھم غرضا من بعدی فمن احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم۔

صحابہ کا مقام اگر جاننا چاہتے ہو تو سرکار دو عالم ﷺ سے معلوم کرو اللہ کے پیارے حبیب ﷺ نے فرمایا جس نے مجھے دیکھا۔

جس طرح ابوبکرؓ نے دیکھا

عمر فاروقؓ نے دیکھا

عثمانؓ نے دیکھا

علی مرتضیٰؓ نے دیکھا

حسنؓ و حسینؓ نے دیکھا

طلحہ و زبیرؓ نے دیکھا

سعدؓ و معاذؓ نے دیکھا

اسی طرح کسی نے

سیدنا صدیق اکبرؓ کو دیکھا

فاروق اعظم کو دیکھا

عثمان غنیؓ کو دیکھا

علی مرتضیٰؓ کو دیکھا

الغرض اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے کسی کو دیکھا ان کے بارے میں اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ رب العزت نے ان لوگوں پر جہنم کی آگ حرام کر دیا۔ ایک موقعہ پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل. اولئک اعظم درجة من اللذین انفقوا من بعد وقاتلوا وکلاً وعدالله الحسنیٰ والله بما تعملون خبیر. (الآیة)

وہ لوگ ان لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتے جو فتح مکہ سے قبل ایمان لائے۔

جنہوں نے نبی کے ساتھ ہجرت کی

جنہوں نے نبی کے ساتھ مل کر جہاد کیا

جنہوں نے نبی کے ساتھ ماریں کھائیں

جنہوں نے نبی کے ساتھ مشقت اٹھائی

اگرچہ سارے صحابہ اپنی مثال آپ رکھتے ہیں جس کی نظیر پوری

تاریخ دنیا میں نہیں ملتی مگر ان کی شان کچھ اور ہی ہے جن کے بارے میں مولائے کریم نے فرمایا اولئک اعظم درجۃ یہ عمدہ صفات کے مالک ہیں۔
اس لیے مجھے کہنے دیجیے:

خدا اپنی خدائی میں یکتا
مصطفیٰ اپنی مصطفائی میں یکتا
صحابہ اپنی اولیائی میں یکتا
خدا کے خدائی میں کوئی شریک نہیں
مصطفیٰ کے مصطفائی میں کوئی شریک نہیں
صحابہ کی اولیائی میں کوئی شریک نہیں

سامعین عظام! ایک طرف یہ ہے صحابہ کی شان جو آپ کے سامنے قرآن وحدیث کی روشنی میں عرض کی دوسری طرف اس جماعت کے بانی ابوالاعلیٰ مودودی جو دنیا والوں کو اسلام کے نام پر اپنی تشخص اور پہچان بنانا چاہتے ہیں صحابہ کرام کی مقدس ذات پر حملہ کرتے ہیں خوف الٰہی سے دور ہو کر ایک ایک کو نشانہ بناتے ہیں اور ہر ایک کے مقام اور مرتبہ کو اپنی حیثیت کی کسوٹی پر رکھ کر پرکھنا چاہتے ہیں۔

ذرا سوچیے تو سہی جس جماعت کو خدا نے پرکھا۔

جانچا
امتحان لیا
آزمایا

اولئک الذی امتحن اللہ قلوبھم لتقوی۔

پکے ثابت ہوئے
کھرے ثابت ہوئے

ایمان میں

تقویٰ میں

طہارت میں

معاملات میں

عبادت میں

ریاضت میں

ہمدردی میں

الفت و محبت میں

سخاوت و غنا میں

اللہ اللہ اس مقدس جماعت کے بارے میں ابو الاعلیٰ مودودی کہتا ہے ہم پہلے اپنی کسوٹی پر پرکھ کر دیکھیں گے جانچ کر کے دیکھیں گے میں پوچھتا ہوں کہ یہ حق آپ کو کہاں سے حاصل ہوئی چودہ سو سال بعد آپ نے کس مارکیٹ سے صحابہ کے معیار کو پرکھنے کے لیے آلات خریدی جبکہ

بڑے بڑے تابعین آئے

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ آئے

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ آئے

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ آئے

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ آئے

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ آئے

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ آئے

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ آئے

اور بڑے مفسرین محدثین پیدا ہوئے وہ بھی صحابہ کو جانچ سکتے تھے پرکھ سکتے تھے

لیکن کسی نے یہ جرأت نہیں کی یہ ہمت نہیں کی اور کسی نے صحابہ کے جانچنے کے لیے کوئی معیار قائم نہیں کیا۔ اگر کوئی معیار قائم کیا ہو تو اس کی ایک بھی نظر دیکھا اگر نہیں دکھا سکتے اور ہرگز نہیں دیکھا سکتے تو پھر ابو العلی مودودی کو کیا حق پہنچتا ہے کہ اپنی بنائی ہوئی کسوٹی پر صحابہ کی مقدس جماعت کو جانچیں۔

صحابہ کی یہ شان

یہ عظمت

یہ مقام

یہ احترام

یہ رضاء الٰہی

یہ کامیابی

یہ ہدایت

جو صحابہ کے لیے قرآن و حدیث سے ثابت ہے نظر انداز کرتے ہوئے تمام جمہور مفسرین و محدثین سے رشتہ ختم کر کے اپنی عقل و دماغ سے لکھتے ہیں، صحابہ معیار حق نہیں ہیں (رسائل و مسائل ص ۳۰) اسی پر بات ختم نہیں ہوئی قلم رک نہیں جاتا۔ دماغ فیل نہیں ہوتا بلکہ خوف خدا سے بے پرواہ ہو کر ایک جگہ لکھتے ہیں۔

"رسول خدا کے سوا کسی انسان کو معیار حق نہ بنائیے کسی کو تنقید سے بالاتر نہ سمجھئے کسی کی ذہنی غلامی میں جتلا نہ ہوئے ہر ایک کو خدا کے بنائے ہوئے اسی معیار کامل پر جانچے اور پرکھے"۔

(دستور جماعت اسلامی ہند ص: ۳)

مودودی صاحب کی اس عبارت کو سامنے رکھ کر کوئی جماعت اسلامی کا فرد بتائے مودودی صاحب کیا کہنا چاہتے ہیں یہی تو کہنا چاہتے ہیں کہ:

صحابہ تنقید سے بالاتر نہیں ہیں

صحابہ معیار حق نہیں ہیں

صحابہ کی غلامی بیکار ہے

صحابہ کو پرکھنا چاہیے

صحابہ کو جانچنا چاہیے

صحابہ کو دیکھنا چاہیے

ہ وہ کس معیار کے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ وہ خالق و مالک رب العالمین نے حابہ کو جانچ اور پرکھ کر رحمۃ اللعالمین کے حوالہ کر دیا ہدایت کا اعلان کر دیا یلت کا ڈنکا بجا دیا اپنی رضا کا پروانہ عطا کر دیا۔ شیعیت کی زبان میں بولنے لے مودودی صاحب ذرا دیکھئے اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

وإذا قيل لهم آمنوا كماآمن الناس قالوا انومن كما آمن سفهاء الا انهم هم السفهاء ولكن لايعلمون. (البقرة:۲)

اللہ نے صحابہ کرام کے ایمان کو، معیار حق، قرار دیتے ہوئے نہ یہ کہ صرف وگوں کو اس کا نمونہ پیش کرنے کی دعوت دی گئی بلکہ صحابہ کے بارے میں بان کشائی کرنے والوں پر سفاہت کی مہر لگا دی۔

دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے:

ومن يشاقق الرسول من بعد ماتبين له الهدى ويتبع غير سبيل المؤمنين نوله ماتولى ونصليه جهنم وساءت مصيرا۔ (النساء: آیت:۱۱۵)

آیت مقدسہ میں المومنین کا اولین مصداق اصحاب رسول کی مقدس جماعت ہے اس سے معلوم ہوا کہ اتباع نبوی کی صحیح شکل صحابہ کی سیرت کو اسلام کے اعلیٰ معیار پر تسلیم کیا جائے۔

لیکن افسوس ہے جو دنیا میں مفسر بننے کی غرض سے تفہیم القرآن تفسیر بالرائے سے لبریز لکھنے والا ابوالاعلیٰ مودودی کہتا ہے صحابہ کہ کو ہم

پرکھیں گے جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا و اذقیل لھم آمنو کما آمن الناس تمہارا ایمان اسی وقت معتبر ہوگا جب صحابہ کے ایمان کے معیار پر ہوگا پوچھئے ذرا مودودی صاحب سے کہ مفسرین کے نزدیک الناس سے کون مراد ہے ہم دعویٰ ہی نہیں بلکہ پوری جماعت اسلامی کے پیروکار سے چیلنج ہے کہ کسی ایک مفسر کا قول صحابہ کے خلاف دیکھا دے تب ہم جانیں گے کہ تمہارا دعویٰ صحیح ہے کہ صحابہ معیار حق نہیں ہیں۔

حضرت ابن عباسؓ

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ

عطا ابن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ

عطا ابن السائب رحمۃ اللہ علیہ

قتادہ رحمۃ اللہ علیہ

مبارک رحمۃ اللہ علیہ

صاحب جلالین رحمۃ اللہ علیہ

صاحب بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ

صاحب روح المعانی رحمۃ اللہ علیہ

صاحب ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ

الغرض تمام مفسرین کے نزدیک الناس سے صحابہ مراد ہیں معلوم یہ ہوا کہ

صحابہ ایمان میں

عمل میں

تقویٰ میں

طہارت میں

معاملات میں

جہاد میں

معیار حق ہیں

دوستو یاد رکھئے مودودی صاحب کی طرح اگر ہم بھی صحابہ کو معیار حق نہیں مانیں گے تو نقصان ہی نہیں بلکہ نقصان عظیم لازم آئے گا۔ اس لیے کہ صحابہ ہمارے لیے واسطہ ہیں۔ اسلام میں۔

قرآن میں

حدیث میں

فقہ میں

مسائل میں

روایت میں

اور اگر یہ واسطہ ختم کر دیا جائے تو اسلام قرآن وحدیث تمام وہ چیزیں جو صحابہ کی توسط سے ہمیں ملی ہیں کمزور ہو جائیں گی۔ اس لیے ماننا پڑے گا کہ صحابہ معیار حق ہیں۔ اللہ ہمیں سمجھ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

وما علینا الا البلاغ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ مختار کل

از

جناب مولانا محمد ادریس صاحب قاسمی ہزاریباغوی
مبلغ تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ مختار کل

الحمدلله الذی اکرم علم الانسان مالم یعلم. واوتی الحکمۃ وصلی الله علی النبی الامی المعظم وعلی آله وجمیع اصحابه رضوان الله تعالی علیهم اجمعین.

اما بعد:

فاعوذبالله من الشیطن الرجیم. بسم الله الرحمن الرحیم

قل لااقول لکم عندی خزائن الله

وقال موضع الآخر قل لااملك لنفسی نفعا ولا ضرا

قال النبی صلی الله علیه وسلم انما انا قاسم والله یعطی

صدق الله العظیم وصدق رسوله النبی الکریم ونحن علی ذلك لمن الشاهدین والشاکرین.

حمد و ثنا رب العالمین خالق دو جہاں کے لیے درود و سلام

آقائے دو جہاں

فخر موجودات

رحمت کائنات

خاتم النبیین

والمرسلین

امام الانبیاء

رحمۃ اللعالمین

ہادی سبل

رحمت کل

طٰہٰ و یٰسین

مزمل و مدثر

محمد عربی ﷺ کے لیے

معزز سامعین کرام اور پردہ نشیں خواتین!

آج کا یہ پروقار اجتماع میں ہم سب کی حاضری نہایت خیر اور بھلائی۔ توفیق الٰہی، احسان خداوندی کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ اس توفیق الٰہی پر جتنا اپنے رب کا شکر ادا کریں وہ کم ہے۔ بات لمبی ہو گئی عرض یہ کرنا تھا کہ آج ہم جس عنوان اور موضوع پر کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں وہ عنوان مسئلہ مختار کل ہے جو خداوند قدوس... مختار کل رب دو جہاں۔ خالق و مالک کی صفت خاص ہے یعنی پوری کائنات پر کلی اختیار تصرف کرنے کا اگر کسی کو حق ہے تو ذات اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ پوری کائنات پر جس طرح چاہے جہاں اور جیسے چاہے پورے طور پر تصرف کا اختیار اللہ تعالیٰ کو ہے نہ کسی سے اجازت کی ضرورت اور نہ حاجت ہوتی ہے اور نہ کسی سے مدد و تعاون کی طلب ہوتی ہے۔ ان اللہ علی کل شیء قدیر ہر ہر شے پر پوری قدرت اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے اس لیے ہم کہتے ہیں کہ جس طرح خداوند قدوس کی ذات میں شرک حرام ہے اسی طرح صفات باری تعالیٰ میں بھی شرک حرام ہے۔ جس طرح اللہ اپنی ذات میں یکتا ہے اسی طرح اپنی صفات میں یکتا ہے اور یہی معنی لا الہ الا اللہ کا ہے۔

کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

کوئی خالق نہیں

کوئی مالک نہیں

کوئی مشکل کشا نہیں

کوئی حاجت روا نہیں

کوئی دستگیر نہیں

کوئی داتا نہیں

کوئی مولا نہیں

کوئی رزاق نہیں

کوئی مددگار نہیں

کوئی حاضر و ناظر نہیں

کوئی مختار کل نہیں

ان صفات خداوندی میں نہ کسی ولی کو شریک کیا جاسکتا ہے نہ کسی قطب وابدال کو شریک کیا جاسکتا ہے آگے چل کریوں کہیے انبیاء علیہم السلام کو بھی شریک نہیں کیا جاسکتا ہے اور مجھے کہنے دیجیے۔

امام الانبیاء

خاتم النبیین

رحمتہ اللعالمین

تاجدار بطحا

سید الاولین

والآخرین

محبوب رب العالمین

سرکار دوعالم
محمد عربی ﷺ کو بھی شریک نہیں کیا جاسکتا ہے۔
کیوں کہ مختار کل کا ہونا یہ اللہ کی صفت خاص ہے جس طرح خدا کی وحدانیت میں کسی کو شریک نہیں کیا جاسکتا، ذات باری میں شریک نہیں کیا جاسکتا اسی طرح صفات باری تعالیٰ میں بھی کسی کو بھی شریک نہیں کیا جاسکتا ہے اور یہ باتیں میں کوئی اپنی طرف سے نہیں کہتا ہوں اگر میں اپنی طرف سے کہوں اور میری بات قرآن وحدیث کے خلاف ہو جائے تو میری طرف سے اجازت ہے کہ میری زبان کو پکڑلو اور طبیعت چاہے تو کاٹ لو اور دنیا ہی میں تم مجھے سزا دیدو تاکہ کل روز محشر میں مجرم نہ ہوں۔

یاد رکھئے میری بات نہ قرآن کے خلاف ہوسکتی ہے نہ حدیث کی مخالف ہوسکتی ہے چنانچہ قرآن وحدیث کی روشنی میں میرے اس دعویٰ کو پرکھئے کہ مختار کل اللہ کے علاوہ کوئی نہیں ہوسکتا یہ اللہ کی صفت ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ.

اے میرے محبوب آپ کہہ دیجئے میرے پاس اللہ کے خزانے نہیں ہیں یہ کون فرمارہا ہے اور حکم کس کا ہے رب العالمین کہلوارہا ہے رحمۃ اللعالمین کی زبان مبارک سے۔ ایسا کیوں انداز اللہ نے اختیار کیا صرف اور صرف اس لیے کہ کل کچھ ایسے سر پھرے لوگ پیدا ہوں گے جو میری صفت کسی اور کے لیے ثابت کریں گے۔

جو میری شان ہے میری صفات خاصہ ہے عالم الغیب ہونا۔

حاضر و ناظر ہونا

مشکل کشا ہونا

بیماریوں میں شفا دینا

خالق و مالک ہونا

معبود ہونا

داتا ہونا

حاجت روا ہونا

پروردگار ہونا

مددگار ہونا

مختار کل ہونا

یہ ساری میری صفتیں میرے نبیوں اور رسولوں کے لئے ثابت کیا جائے گا کبھی میرے ولیوں کے لیے بتایا جائے گا کبھی درویشوں کے لیے مانا جائے گا جب کہ پوری کائنات کے ذرہ ذرہ پر میرا اختیار ہوگا میں ہی اس کا مالک ہوں گا میں ہی اس کا خالق ہوں گا۔

اس لیے رحمۃ اللعالمین کی زبان مبارک سے اعلان کروا دیا کہ آپ اعلان کر دیجئے۔ قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ۔

لیکن بریلی شریف سے ایک اعلیٰ حضرات آئے اور ۱۳ سال کی عمر میں مسند افتاء پر بیٹھے اور اس ملک میں انگریزی دور اقتدار میں انگریزی حکومت کی حمایت میں اعلام لعلام بان ہندوستان دار الاسلام کتاب لکھی.. اور تمام علماء اہل حق کی خوب مخالفت کی... پھر کیا تھا اس ضد اور عناد میں خدا کی وحدانیت پر

رسول کی رسالت پر

صحابہ کی تقدس پر

ائمہ کی اجتہاد پر

اولیاء کی حیثیت پر

علماء کی ذلت پر

حملے کئے اور علم غیب، حاضر و ناظر، مختار کل جیسے مسائل کو اٹھا کر رسولوں اور ولیوں کے لیے ثابت کرنے لگے۔۔۔ پھر ستم بالائے ستم یہ ہوا کہ ان کے دو شاگرد مولوی نعیم الدین مراد آبادی اور احمد یار خاں نعیمی نے ان کی غلطیوں پر چار چاند لگائے۔ احمد یار خان نے مسئلہ مختار کل پر سلطنت مصطفیٰ نامی کتاب لکھی اور اس مسئلہ کو غیر اللہ کے لیے اس قدر بے سروپا دلائل کے ذریعہ ثابت کیا کہ دنیا حیران رہ گئی۔

چنانچہ خاتم النبیین والمرسلین محمد عربی ﷺ کو بڑھانے پر رضا خانی علماء آئے تو خدا بھی بنا دیے اور گھٹانے پر آئے تو نفس انسانیت سے باہر کر دئے۔ احمد یار خاں جو اپنے نام میں مفتی بھی لکھتے ہیں وہ حضور ﷺ کی شان بڑھانے پر آئے تو کہاں تک لے گئے ملاحظہ کیجئے اور احمد یار خاں کی جرأت پر داد دیجئے۔

خالق کل نے آپ کو مالک کل بنا دیا
دونوں جہاں میں آپ کے قبضے اختیار میں

(سلطنت مصطفیٰ ص ۱۳)

ایک طرف احمد یار خاں کا یہ شعر ہے دوسری طرف اللہ کا ارشاد ہے جو نبی ﷺ کی زبان مبارک سے اعلان کروایا قل لا املک لنفسی نفعا وّلا ضرا۔ یعنی آپ کہہ دیجئے اعلان کیجئے کہ ہم اپنی ذات کے لیے بھی نفع و نقصان کا مالک نہیں ہیں لیکن بریلوی علماء کا یہ مفتی اعلیٰ حضرت کا سب سے اعلیٰ شاگرد احمد یار خاں کہتا ہے کہ آپ کے قبضے میں پوری کائنات ہے۔

عطا کرنے کا
محروم کرنے کا

مالک بنانے کا

حلال کرنے کا

حرام کرنے کا

پوری طرح آپ کو دیا ہے

آگے دیکھئے قرآن کریم کی ایک آیت پیش کر کے نبی مکرم محسن اعظم سرور کائنات محمد عربی ﷺ کے لیے مختار کل ثابت کر رہا ہے۔۔۔

انا اعطینک الکوثر۔ اے محبوب علیہ السلام ہم نے آپ کو کوثر دیا۔

(سلطنت مصطفیٰ ص ۱۴)

اسی صفحہ پر اسی آیت کے ضمن میں مزید لکھتا ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو کوثر عطا فرمایا کوثر سے مراد حوض کوثر ہے۔

یا بہت بھلائی

یا بہت امت

یا مقام محمود

یا شفاعت کبریٰ

یا بہت سے معجزات

یا دنیاوی غلبہ

یا ملکو کی فتوحات

کچھ بھی مراد ہو مگر معلوم ہوا کہ رب نے دیا اور بہت کچھ دیا محبو علیہ السلام نے لیا اور دینے والے سے لینے والے کا مالک ہونا لازم آیا۔۔۔

دیکھیے یہ اعلیٰ حضرت کے اعلیٰ شاگرد احمد یار خاں ہیں جو سورۃ کوثر سے مختار کل ثابت کر رہے ہیں یہی ایک شخص ۱۴ سو سال بعد پیدا ہوا جو اس آیت کا صحیح مفہوم و مطلب سمجھ سکا صحیح ترجمہ کر سکا صحیح تفسیر کیا۔

ہمیں کہنے دیجئے اس سے بڑا بے علم۔ بے سلیقہ۔ نا تجربہ کار مفتی اور مترجم پوری کائنات میں پیدا نہ ہوا ہو گا۔ جو سورۃ کوثر کے صحیح مطلب و مفہوم سے بھی واقف نہ ہو۔

ہائے افسوس احمد یار خاں کی اس تحریف قرآن پر کوئی انصاف پسند عالم علماء رضا خانی میں خدا پیدا کر دیا ہوتا تاکہ اس کی غلطی کو طشت از بام کرتا لیکن پوری رضا خانیت اس نعمت سے محروم ہے۔

اہل علم حضرات جانتے ہیں کہ سورۃ کوثر کو اللہ نے کس موقع پر نازل کیا ہے اور کیا مراد ہے تمام جمہور مفسرین اس پر متفق ہیں کہ سورۃ کوثر سے مراد حوض کوثر ہے ...... روز محشر میں پیارے آقا جہاں اپنی امت کو پانی پلائیں گے ...... یہ وہ رتبہ ہے جو کسی نبی کو حاصل نہیں یہ وہ درجہ ہے جو صرف اور صرف رسول پاک ﷺ ہی کو حاصل ہے یہ وہ مقام ہے جہاں صرف محسن اعظم نبی مکرم محمد عربی ﷺ ہی تشریف فرما ہوں گے۔ اس سورۃ پاک میں نہ مسئلہ مختار کل کی بات ہے

نہ کثرت امت کی بات ہے

نہ مقام محمود کی بات ہے

نہ شفاعت کبریٰ کا ذکر ہے

نہ معجزات کا بیان ہے

نہ دنیاوی غلبہ کا اعلان ہے

نہ ملکوں کی فتوحات کا چرچا ہے

بلکہ حوض کوثر کا ذکر ہے جو سب کے نزدیک متفق علیہ فیصلہ ہے

اسی پر احمد یار خاں خاموش نہیں رہتے ہیں بلکہ مسئلہ مختار کل کو ایک اور بے ڈھنگا انداز میں قرآن کریم سے ثابت کرتے ہیں۔

انا فتحنا لک فتحا مبینا (پ۲۶) اے محبوب علیہ السلام ہم نے تمہارے لیے روشن فتح فرمائی۔ (سلطنت مصطفیٰ ص ۱۹)

دوستو! بات تو یہاں تک ٹھیک ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو روشن فتح عطا فرمایا لیکن احمد یار خاں یہ شاگرد ہیں اعلیٰ حضرت کے جو دنیا سے جاتے جاتے اپنا بنایا ہوا دین و شریعت پر چلنے کا حکم دے کر گئے ہیں اس لیے اعلیٰ حضرات کے نقش قدم پر احمد یار خاں چل رہے ہیں ذرا غور کیجئے قرآنی الفاظ میں مختار کل کا مسئلہ ہے یا فتح کی بات ہے اپنے مقصد کے تحت الفاظ میں تو تحریف نہ کر سکے لیکن مطلب کو اپنے سانچے میں ڈھالتے ہوئے اسی آیت کے تحت جناب لکھتے ہیں جس کو دیکھ کر پوری رضاخانیت جشن مناتی ہے کہ دیکھو۔ مختار کل مسئلہ کتنی گہرائیوں سے نکال لائے ہیں۔

"اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ رب نے حضور (علیہ السلام) کو فتح دی اگر فتح سے مراد ہو ملکوں کا فتح کرنا تو ظاہر ہے کہ فتح کرنے والا مفتوح ملک کا مالک ہوتا ہے۔ حضور کی بادشاہت ثابت ہوئی اگر فتح کا معنی ہے کھولنا تو آیت کا مطلب یہ ہے کہ اے پیارے ہم نے تمہارے لیے بند دروازہ کھول دیئے...... جو دروازہ بند تھا وحضور کے لیے کھول دیئے گے"

(سلطنت مصطفیٰ ص ۱۹) مولف احمد یار خاں

ذرا داد دیجئے۔ اور ان کے مزار پر رضاخانی زیادہ سے زیادہ پھول برسائیں اس لیے کہ چودہ سو سال بعد ایک ہی محقق مفسر پیدا ہوا جو قرآن کریم کے صحیح معنی و مطلب سمجھا۔

کسی مفسر نے ایسا مطلب بیان کیا ہے اگر ہے تو کوئی رضاخانی عالم میدان میں آئے اور احمد یار خاں کی تائید میں پیش کرے۔ کہ اس آیت سے

مختار کل ثابت ہے۔

ورنہ مجھے کہنے دیجئے۔یہ مطلب خود ساختہ ہے

یہ انداز بے ڈھنگا ہے

یہ تحریر بے سلیقہ ہے

یہ تفسیر غیر معتبر ہے

یہ دعویٰ بے دلیل ہے

یہ عقیدہ بے سروپا ہے

جو خلاف قرآن و حدیث ہے

اس لیے جب ہم مفسرین سے معلوم کرتے ہیں اور کتب تفاسیر کا مطالعہ کرتے ہیں تو انا فتحنا لک فتحا مبینا سے کسی نے فتح مکہ مراد لیا ہے کسی کے نزدیک صلح حدیبیہ مراد ہے لیکن سوائے اعلیٰ حضرت اور شاگرد اعلیٰ حضرت احمد یار خاں کے کسی نے بھی بادشاہت مراد نہ لی ہے۔

نہ بند دروازہ مراد لی ہے

نہ کھلا دروازہ مراد لی ہے

نہ جنت کا دروازہ مراد لی ہے

نہ شفاعت مراد لی ہے

نہ نعمت مراد لی ہے

نہ مختار کل مراد لی ہے

نہ اختیار مصطفیٰ مراد لی ہے

اگر کوئی لیا ہو تو ایک دو کا نام رضا خانی عالم یا مفتی۔ یا خطیب یا امام یا محدث احمد یار خاں کی تائید میں پیش کریں ورنہ احمد یار خاں کو تحریف قرآن کا مجرم جانیں۔

بات لمبی ہو گئی عرض یہ کر رہا تھا کہ مسئلہ مختار کل ...... یہ اللہ کی صفت
خاص ہے کیوں کہ پوری کائنات کے ذرے ذرے پر قدرت تو خدا ہی کو ہے
اس لیے یہ کسی کا محتاج نہیں کن کے ذریعہ عدم سے وجود میں لاتا ہے
مشوروں کی ضرورت نہیں ہوتی ہے کسی کی رائے کا محتاج نہیں ہے جس کی
صفت ہے وہی مختار کل ہو سکتا ہے ذرے ذرے پر اس کو اختیار ہو گا جس
طرح چاہے پوری کائنات پر تصرف کرے ...... اور یہ قدرت

یہ اختیار

یہ تصرف

یہ ملکیت

یہ حاکمیت

صرف اور صرف اللہ ہی کو حاصل ہے اس لیے اللہ تعالی کی صفت مختار کل ہے

لیکن ہمارا عقیدہ ہے ہمارے آقا۔ امام الانبیاء خاتم النبیین والمرسلین
عربی ﷺ اللہ کے محبوب ہیں۔

رب العالمین کے بعد مقام میں

مرتبہ میں

فضیلت میں

محبوبیت میں

درجات میں

علم میں

آپ ہی کا مقام ہے لیکن آپ ﷺ اللہ کے مشورے کا محتاج ہیں

رائے کے محتاج ہیں

خزانے کے محتاج ہیں

وحی کے محتاج ہیں

اجازت کے محتاج ہیں

حکم کے محتاج ہیں

جب تک اللہ کا حکم نہ ہو جائے آپ ﷺ رب کی مرضی کے خلاف کام نہیں کر سکتے ہیں حلال کو حرام نہیں کر سکتے ہیں کسی کو کچھ نہیں دے سکتے ہیں اسی لیے ہم آپ ﷺ کو مختار کل نہیں جانتے ہیں فرق سمجھے مختار کل وہ ہوتا ہے جو کسی کا محتاج نہیں ہو اور ہمارے آقا ﷺ اپنے رب کے محتاج ہیں اپنی مرضی سے کوئی بات نہیں کہہ سکتے اور نہ کسی کو دے سکتے ہیں اس لیے آپ نے ارشاد فرمایا انما انا قاسم واللہ یعطی اللہ جب دیتا ہے تب آپ تقسیم کرتے ہیں۔ حدیث پاک سے معلوم ہو رہا ہے اللہ دیتا ہے تو آپ تقسیم کرتے ہیں اور اگر نہ دے تو آپ تقسیم نہیں کر سکتے ہیں اس لیے آپ ﷺ مختار کل نہیں ہیں اللہ ہمیں سمجھنے کی توفیق دے۔

آمین یا رب العالمین

وما علینا الا البلاغ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شہدائے اسلام

از

جناب مولانا محمد ادریس صاحب قاسمی ہزاریباغوی
مبلغ تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند

شہدائے اسلام

الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی سیدالانبیاء والمرسلین وعلی الہ وشہداء الکرام واصحابہ العظام رضوان اللہ تعالی علیھم اجمعین۔

اما بعد

فاعوذباللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون۔ وقال موضوع آخر والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا وان اللہ لمع المحسنین۔قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الجھاد ماض الی یوم القیامۃ ۔صدق اللہ العظیم

حمد وثنا رب العالمین خالق دوجہاں کے لیے درود وسلام

آقائے دوجہاں

فخر موجودات

رحمت کائنات

خاتم النبیین

والمرسلین

امام الانبیاء

رحمۃ اللعالمین

ہادی سبل

رحمت کل

طہٰ و یٰسین

مزمل و مدثر

محمد عربی ﷺ کے لیے

اسٹیج پر رونق افروز علماء کرام معزز حاضرین!

آج کی اس حسین مجلس میں معزز علماء کرام کی موجودگی میں مجھ جیسا بے علم آدمی کا کچھ عرض کرنا ایسا ہی ہے جیسے سورج کے سامنے چراغ جلانا لیکن بڑوں کا حکم مانتے ہوئے اپنی اصلاح کی غرض سے ایسی جرأت کر لیا ہوں پس دعا کیجئے اللہ تعالیٰ اپنی رضا کی باتیں میری زبان سے کہلوادے آمین۔

دوستو! آج میں جس موضوع کو لیکر آیا ہوں اور جو عرض کرنا ہے وہ شہداء اسلام کا موضوع ہے۔ شہدائے اسلام کا سب سے پہلے مصداق اور اولین درجہ رکھنے والے صحابہ کی مقدس جماعت ہے جن کی طبیعت میں شہادت کا جذبہ اللہ نے پیدا کیا اور پھر شوق شہادت میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اپنی جانیں خدا کی راہ میں دینے سے کبھی گریز نہیں کئے۔

آپ تاریخ کا مطالعہ کریں تو یہ بات بڑی وضاحت سے ملے گی کہ جذبہ شہادت کی بناپر دشمن اسلام سے بڑے بڑے معرکے پیش آئیں۔

جنگ بدر

جنگ احد

جنگ تبوک

غزوۂ خندق

غزوہ ذات رقاع

غزوہ حنین

جن میں بڑے بڑے صحابہ شہید ہوئے

انصار شہید ہوئے

مہاجرین شہید ہوئے

جوان شہید ہوئے

بوڑھے شہید ہوئے

چھوٹے شہید ہوئے

بڑے شہید ہوئے

مرد شہید ہوئے

عورتیں شہید ہوئیں

کبار صحابہ شہید ہوئے

صغار صحابہ شہید ہوئے

الغرض بہت سے صحابہؓ شہید ہوئے صحابیاتؓ شہید ہوئیں۔

اب مجھے کہنے دیجئے شہادت، اور جذبِ شہادت نہ ہوتا تو کفر نہ مٹتا۔

ظلم و بربریت نہ ختم ہوتی

زندہ درگور کی جانے والی معصوم بچیوں کا مسئلہ حل نہ ہوتا

تین سو تیرہ بتوں سے نجات نہ ملتی

لات و عزیٰ کی پرستش سے چھٹکارا نہ ملتا

لا الہ الا اللہ کا ڈنکا نہ بجتا

رسول کی رسالت کا چرچا نہ ہوتا

اسلام کا بول بولا نہ ہوتا

بیت اللہ بتوں سے پاک نہ ہوتا

طواف کا حق نہ ملتا

مسجد نبوی آباد نہ ہوتی

زمزم کا کنواں میسر نہ ہوتا

صفا و مروہ کی سعادت نہ ملتی

میدان عرفات کی مبارک گھڑی نہ ملتی

مجھے کہنے کی اجازت دیجئے اسلام ہندستان میں بھی نہ آتا۔

چنانچہ اسلام کے ابتدائی دور کا مطالعہ کیجئے صحابہ کی زندگی کے حالات دیکھئے جب انکو گھر سے بے گھر کیا جارہا تھا وطن چھوڑنے پر مجبور کیا جارہا تھا مکہ سے مدینہ ہجرت کرنے پر مجبور کیا جارہا تھا ان کے باغات پر قبضہ کر لیا گیا تھا ان حالات سے جب صحابہؓ دو چار تھے کفار و مشرکین ان کے ظاہری کمزوری کو دیکھ کر جنگ کے لیے للکار رہے تھے تو صحابہ کرامؓ اپنے دلوں میں جذبہ جہاد لے کر حضور ﷺ کے حکم پر بے خوف و خطر میدان جہاد کی طرف چل پڑتے ہیں۔

نہ مال کی پرواہ

نہ جان کی پرواہ

نہ اولاد کی پرواہ

نہ بیوی کی پرواہ

نہ جائداد کی پرواہ

نہ باغات کی پرواہ

صرف اور صرف ایک ہی آواز ایک ہی اعلان ایک ہی جذبہ شوق جہاد اللہ کی راہ میں جان قربان کرنے کی تڑپ چنانچہ حضرت ابو بکرؓ وطن سے

بے وطن ہو رہے ہیں تن من دھن راہ خدا میں قربان کر رہے ہیں۔
حضرت عمار بن یاسرؓ کو شہید کیا جا رہا ہے۔ حضرت خبابؓ کو انگاروں پر لٹایا جا رہا ہے حضرت بلالؓ کے سینہ پر پتھر رکھے جا رہے ہیں حضرت سمیہؓ کو چیرا جا رہا ہے حضرت زبیر کی آنکھیں نکالی جا رہی ہے۔
الغرض یکے بعد دیگرے صحابہ کرامؓ حضور اقدس ﷺ کے قدم مبارک میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کر رہے ہیں دیکھتے دیکھتے باری آتی ہے حضور ﷺ کے چچا حضرت حمزہؓ وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ اے میرے بھتیجے اب صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے اب قوت برداشت جواب دے چکی ہے اس لیے مجھے اجازت دیجئے کہ میدان کارزار میں شریک جنگ ہو کر جام شہادت نوش کر لوں۔
سرکار دو عالم ﷺ فرماتے ہیں کہ چچا تھوڑا ٹھہر جاؤ سیدنا حمزہؓ عرض کرتے ہیں اے میرے لاڈلے بھتیجے محمد ﷺ آپ ہر ایک کو اجازت دے رہے ہیں آخر مجھ کو اجازت کیوں نہیں دیتے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں لاحت سولا ہی آپ تو میرے ابو کی جگہ پر ہیں جی کہ ایک موقعہ پر آپ نے مجھ سے کہا تھا کہ اے محمد جب تجھے تیرا ابو یاد آئے تو مجھے دیکھ لیا کروں کہ میرا اور تیرے ابو کا چہرہ اللہ نے ایک سا بنایا ہے۔ آپ نے ہی کہا تھا کہ محمد گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے جہاں تیرا پسینہ بہے گا وہاں حمزہ اپنا خون بہا دے گا۔
حضور ﷺ فرماتے ہیں خدا حافظ سیدنا حمزہؓ عرض کرتے ہیں فی امان اللہ یا محمد ﷺ۔

الغرض سیدنا حمزہؓ کے جذبہ کو دیکھ کر
تڑپ کو دیکھ کر
آرزو کو دیکھ کر

خواہش کو دیکھ کر

شوق کو دیکھ کر

حضرت محمد ﷺ اجازت دیتے ہیں حضرت حمزہؓ میدان کارزار کی طرف چل پڑتے ہیں۔ کفار کے مقابلے کے لیے میدان جہاد میں اتر جاتے ہیں اور جہاد شروع کرتے ہیں چنانچہ ایک وہ وقت آتا ہے جب سیدنا حمزہؓ شہید ہو جاتے ہیں حضرت حمزہؓ کی شہادت کا منظر یاد کر کے کلیجہ کانپ جاتا ہے دماغ شل ہو جاتا ہے قلم رک جاتا ہے۔ سرکار دو عالم ﷺ اپنے چچا کے جسم کو دیکھ کر فرماتے ہیں اے میرے پروردگار میرے چچا کی لاش کا کیا حال کر دیا گیا۔

پاؤں کاٹ دیے گئے

انگلیاں کاٹ دی گئیں

انتڑیاں نکال دی گئیں

آنکھیں نکال دی گئیں

زبان کھینچ لی گئی

الغرض پورے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے گئے پہچان کے لائق نہیں رہنے دیا گیا۔ کوئی شناخت باقی نہیں رہنے دی گئی۔ اللہ اللہ اسی دوران حضرت حمزہؓ کی بہن پہنچتی ہے جسے دیکھ کر رسول اللہ ﷺ بھی بے چین ہو گئے اور سوچنے لگے کہ یہ حضرت حمزہؓ کی حالت کو دیکھ کر چیخ مارے گی۔

آنسو بہائے گی

سر پیٹے گی

سینہ چاک کرے گی

افسوس کرے گی

ماتم کرے گی

حضرت حمزہ کی یاد میں نہ جانے کیا کیا کرے گی ...... لیکن قربان جایئے مرد مجاہد کی غیرت مند بہن پر کہ دیکھ کر نہ روئی نہ چیخ ماری نہ ہائے ہو کی آوازیں لگائیں بلکہ صبر واستقامت ہمت حوصلہ کے ساتھ یہ کہنے لگی جاؤ میرے بھائی جنت کی حوریں تیرے انتظار میں ہیں ادھر اللہ کے رسول ﷺ بھی حضرت حمزہؓ کی شان میں فرماتے سید الشہداء الحمزہؓ

کہنے دیجئے مجھے حضرت حمزہؓ کی یہ شہادت

ٹکڑے ٹکڑے ہونا

تن من دھن قربان کرنا

دشمن اسلام سے لڑنا

میدان کارزار میں جانا

یہی وہ قربانی ہے جس کے ذریعہ یہ اسلام ہم تک آیا ...... شہداء اسلام کے صدقے میں آج اسلام کی دولت سے مالا مال ہیں اور آج سر اٹھا کر چل رہے ہیں ...... سوچئے تو ذرا سوچئے ...... صحابہ کرامؓ کی وہ حالتیں جب کہ مالی اعتبار سے، تعداد کے اعتبار سے، دشمن کے مقابل میں کم تھے پاؤں خالی ہاتھ میں تلوار نہیں، سواری کا نظم نہیں، اسکے باوجود کفار ومشرکین تھرا رہے تھے، قیصر وکسریٰ کے محل میں زلزلہ برپا ہو گیا تھا۔

اور آج جب مسلمان مالی اعتبار سے افراد کے اعتبار سے سب سے زیادہ موجود ہیں اربوں کی تعداد مسلمانوں کی ہیں معدنیات وذخائر ممالک اسلامیہ میں پائے جاتے ہیں سونے جیسا سیال پٹرول مسلمانوں کے قبضہ میں ہے اسکے باوجود ہر طرف مسلمانوں کو ذلیل کیا جارہا ہے۔ مسلمانوں کو حقیر سمجھا جارہا ہے۔ مسلمانوں کی عزت وآبرو کیساتھ کھیلا جارہا ہے مسلمانوں کی داڑھی کا مذاق اڑایا جارہا ہے شعائر اسلام کی توہین کی جارہی ہے اور اسی پر بس نہیں ہمارے اور

آپ کے آقا سرکار دو عالم ﷺ کی نسبت میں ڈاکہ ڈالا جا رہا ہے اصحاب رسول کو داغدار کیا جا رہا ہے ازواج مطہرات کی بے حرمتی کی جا رہی ہے آخر کیوں؟ صرف اور صرف اس لیے کہ ہمارے اندر وہ جذبہ ایمانی وہ شوق وہ تڑپ آپسی اخوت و محبت موجود نہیں جو صحابہ کرامؓ کے اندر پائی جاتی تھی۔

آپ صحابہ کرام کی زندگی کا مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ صحابہ نے اس دین اسلام کے لیے کتنی تکلیفیں مشقتیں برداشت کی ہیں۔

چنانچہ غزوۂ احد کا موقع ہے صحابہ زخمی حالت میں چور چور ہیں آقاء مدنی تشریف فرما ہیں ایک بوڑھی خاتون بی بی ام عمارہ زخمی صحابہ کو پانی پلانے کی خدمت انجام دے رہی ہیں۔ اچانک وہ دیکھتی ہے کہ ایک دشمن اپنا ناپاک ہاتھ میرے آقا ﷺ کے طرف بڑھا رہا ہے فوراً پانی پلانے چھوڑ دیتی ہے اور دشمن رسول کا ہاتھ پکڑ لیتی ہے اور اسی کی تلوار سے اس کا سر قلم کر دیتی ہے دیکھتے دیکھتے منظر بدل جاتا ہے اس بوڑھی بی بی پر تیروں کی بوچھار ہونے لگتی ہے تقریباً نوے زخم آئے سر سے پاؤں تک زخم ہی زخم نظر آنے لگے کتنا عجیب منظر۔

اسی حالت میں آپ ﷺ تشریف لاتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ ام عمارہؓ کوئی بات رہ گئی ہو تو کہہ لو بی بی ام عمارہؓ بولتی ہے آپ پاؤں مبارک آگے بڑھائیں آخری بات عرض کروں۔۔۔ میرے پاک پیغمبر اپنا پاؤں مبارک آگے بڑھا دیتے ہیں اور یہ بی بی تڑپ کر اپنا سر میرے نبی ﷺ کے قدموں میں رکھ دیتی ہے اور عرض کرتی ہیں یہ میری آخری بات پوری ہو گئی۔ حضرت فرماتے ہیں کہ بی بی پہلی کون سی اور آخری کون سی عرض کرتی ہیں حضور دو ہی باتیں تھیں۔

پہلی بات یہ تھی کہ شہادت کی موت نصیب فرما۔ دوسری بات یہ تھی

پاک پیغمبر کے قدموں میں موت عطا فرما۔

اللہ اکبر۔ سبحان اللہ۔ اے ام عمارہؓ تیری اس قربانی پر دنیا قربان ہو جائے

تو نے عشق رسول ﷺ اور محبت رسول کا حق ادا کر دیا۔

جان دیدی دی ہوئی اسی کی تھی

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

حضرات سامعین! جب ہم شہداء اسلام کی تاریخ پر ایک سرسری نظر ڈالتے ہیں تو ایسے جاں نثار صحابہ نظر آتے ہیں کہ ان کی قربانی۔

ان کی فدائیت

جذبہ

شوق جہاد

عشق مصطفیٰ ﷺ

رضائے الٰہی کی تلاش میں...... آج ایسی کوئی مثال دیکھائی نہیں دیتی ہے...... حضرت عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ عنہ ایک نابینا صحابی ہیں آنکھوں سے معذور ہیں...... مسجد نبوی کے موذن ہیں...... رسول اللہ کے۔

محبوب نظر ہیں اللہ کے پسندیدہ بندہ ہیں دل میں شوق جہاد رکھتے تھے... شہادت کا شوق رکھتے تھے۔ اپنی جان اللہ کے راہ میں قربان کرنا چاہتے تھے۔ شہداء اسلام کی فہرست میں اپنا نام درج کروانا چاہتے تھے لیکن معذور تھے۔

نابینا تھے

کمزور تھے

عمر دراز تھے

موذن رسول تھے

لیکن عاشق رسول تھے

رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں جب کسی غزوہ کا اعلان ہوتا ...... جہاد کا مسئلہ پیش آیا ...... تو مجاہدین کی ترتیب بنتی ہے اور لوگ اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں تو عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ عنہ بھی بار بار پیش کرتے یا رسول اللہ ﷺ مجھے بھی اجازت ملنی چاہیے۔

میری بھی خواہش ہے

تمنا ہے

آرزو ہے

کہ اللہ کی دی ہوئی جان کو اللہ کے راہ میں قربان کر دوں ...... اور جام شہادت پی لوں ...... لیکن اللہ کے رسول اللہ ﷺ ہمیشہ عبداللہ بن مکتوم کو تسلی دیتے ہوئے فرماتے تھے اے عبداللہ بن مکتوم تو معذور ہے ...... تو نابینا ہے ...... دیکھنے کی صلاحیت تم میں نہیں ہے ...... دشمن کو تم پہچان نہیں سکتے ہو میدان جہاد میں دشمن کے حملے کو دیکھ نہیں سکتے ہو اس لیے تو مسجد ہی میں رہ تجھے اللہ یہیں وہ مرتبہ اور مقام دے گا جو میدان جہاد میں جانے والوں کے لیے ہے اس لیے کہ تمہاری یہ خواہش۔

یہ آرزو

یہ تمنا

یہ تڑپ

یہ حوصلہ

یہ شوق

یہ جذبہ

یہ نیت

یہ ہمت

یہ پیش کش ...... خالص اللہ کے لیے ہے اس پر تجھے ثواب ملے گا
ابن مکتومؓ پیارے رسول ﷺ کی پیاری باتیں سن کر خاموش ہو جاتے ہیں اور مسجد کے کونے میں بیٹھ جاتے ہیں لیکن دل کے اندر وہی تمنا وہی آرزو وہی حوصلہ وہی امید کہ اللہ کے راہ میں شہید ہو جاؤں برابر رکھتے ہیں ...... مؤرخین لکھتے ہیں ابن مکتومؓ نے اللہ کے رسول ﷺ کے زمانے میں بارہ مرتبہ جہاد میں جانے کی اجازت مانگی اور اپنے آپ کو پیش کیا لیکن اجازت نہیں ملی۔ رسالت کا زمانہ ختم ہو گیا رسول پاک دنیا سے تشریف لے گئے ...... صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا ...... اس زمانہ میں بھی جنگیں ہوئیں اور عبد اللہ بن مکتومؓ برابر پیش کش کرتے رہے لیکن صدیق بھی وہی جواب دیتے تھے کہ ابن مکتومؓ تم معذور ہو اور میں کیسے تجھے اجازت دوں جب کہ رسول اللہ ﷺ نے اجازت نہیں دی صدیق اکبر کا زمانہ ختم ہوا اور فاروق اعظم کا دور خلافت آیا اور جنگ قادسیہ پیش آیا مجاہدین کی ترتیب دی جانے لگی لوگ اپنے اپنے نام پیش کرنے لگے تو پھر یہ عاشق رسول ابن مکتومؓ تڑپتے ہوئے فاروق اعظمؓ سے التجا کرتے ہیں کہ امیر المومنین رسول اللہ کے زمانے سے روکا جا رہا ہوں مجھے معذور اور نابینا بتا کر تسلی دی گئی ٹھیک ہے میں معذور ہوں۔

نابینا ہوں
دیکھنے کی صلاحیت نہیں ہے
دشمن کو پہچان نہیں سکتا ہوں
میدان کارزار میں کام نہیں آسکتا ہوں
تلوار نہیں چلا سکتا ہوں
تیر نہیں چلا سکتا ہوں

نیزے نہیں روک سکتا ہوں

کسی دشمن کو قتل نہیں کر سکتا ہوں

ب ٹھیک ہے لیکن ...... میری تمنا ہے کہ اسلام کا جھنڈا میرے ہاتھ میں دے دیا جائے اور ایک جگہ کھڑا کر دیا جائے ......

جان چلی جائے

ہاتھ کٹ جائیں

بازوں کٹ جائیں

ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں

جیتے جی تک اسلام کا جھنڈا گرنے نہیں دوں گا...... آپ مجھے اس کام کے لیے اجازت دے دیں امیر المومنین عمر فاروقؓ ابن مکتوم کی تمنا جذبہ ...... شوق ...... تڑپ ...... خواہش کو دیکھ کر اجازت دے دیتے ہیں ......

ابن مکتوم خوشیوں نہ سمائے اور جنگ قادسیہ کے لیے روانہ ہو گئے ...... اور اپنی تمنائے شہادت پوری کر لیے۔

کہنے دیجئے مجھے ...... عبداللہ بن مکتوم کا یہ عمل

یہ شوق

یہ تڑپ

یہ مجاہدانہ کردار

یہ جذبہ جہاد

صرف اور صرف اسلام کی بلندی اور رضائے الٰہی کے لیے تھا اللہ ہمیں ان شہداء اسلام کے نقش قدم پر چلنے اور جذبہ شہادت پیدا کرنے کی توفیق دے۔ آمین یارب العالمین.

وما علینا الا البلاغ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اکابر دیوبند

اور

احمد رضا خاں بریلوی کا فتویٰ کفر

از

جناب مولانا محمد ادریس صاحب قاسمی ہزاریباغوی

مبلغ تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اکابر دیوبند

اور

احمد رضا خاں بریلوی کا فتویٰ کفر

الحمدللہ و کفی والصلوۃ والسلام علی سید الرسل وخاتم الانبیاء وعلی آلہ المجتبی واصحابہ الاصفیاء والاتقیاء اللذین ھم نجوم الھدی صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ واتباعہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا۔

امابعد:

فاعوذباللہ من الشیطن الرجیم. بسم اللہ الرحمن الرحیم.

انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم العلماء ورثۃ الانبیاء. قال اکرم العلماء صدق العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم ونحن علی ذلک ولمن الشاھدین والشاکرین. والحمدرب العالمین.

حمد و ثنا رب دوجہاں کے لیے اور درود و سلام

سرور کائنات

فخر موجودات

امام الانبیاء

سید الاولین والآخرین

رحمۃ اللعالمین

محبوب رب العالمین

ہادی سبل

رحمت کل

طہ ویٰسین

مزمل ومدثر

محمد عربی ﷺ کے لیے

معزز حاضرین ذی وقار سامعین عزیز دوستو!

آج کی یہ مجلس جن اکابر علماء کی یاد میں منعقد ہوئی ہے وہ اکابر علماء دیوبند کی ذات ہے اس لیے میں بھی مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کے کارنامے دینی، ملی، خدمات، قرآن وحدیث سے تعلق۔ رسول اللہ ﷺ سے سچی محبت کی سچی باتیں سناؤں ساتھ ہی ان اکابر دیوبند سے بغض وعناد رکھنے والے لوگوں کا بھی تذکرہ کروں تاکہ آپ کو فیصلہ کرنے میں آسانی ہو کہ اہل حق علماء کون ہیں اور اہل باطل کون ہیں۔ امید کہ آپ سکون کا ماحول بنائے رکھیں گے تاکہ ہمیں کہنے میں تقویت ملے!

اکابر علماء دیوبند کون ہیں اور دیوبند کیا ہے ان دونوں چیزوں کو سمجھنے کے لیے دار العلوم دیوبند کو سمجھنا پڑے گا کیوں کہ دار العلوم ہی کی وجہ سے اکابر دیوبند اور دیوبند بستی کا نام روشن ہوا۔

پورے ایشیاء میں دار العلوم دیوبند کی دینی، مذہبی

تبلیغی

تصنیفی

تعلیمی

قومی

ملکی

ملی

اصلاحی

فنی خدمات مشہور و مسلم ہے

اس لیے کہ دارالعلوم دیوبند کا وجود اس ہندوستان میں اس وقت ہوا جب یہاں کفر کا طوفان تھا۔

شرک برا جمان تھا

بدعات

رسومات

رواجات

خرافات

بزلیات

اغلوطات کا شکار مسلمان تھا

اسلام برائے نام تھا

عقیدہ خام تھا

جہالت کا اندھیرا تھا

ظلم کا بسیرا تھا

گمراہی کا ڈیرا تھا

انگریز کی حکومت تھی

جب علماء کو پھانسی دی جارہی تھی مسجدیں مسمار کی جارہی تھیں مدرسے ختم کیے جارہے تھے تو سیدۃ الطائفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کو فکر ہوئی حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کو تڑپ پیدا ہوئی قطب وقت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو احساس ہوا حاجی عابد کو کشف ہوا پھر ہر ایک نے جذبہ صادق۔

اخلاص وللہیت

پاکیزگی و تقویٰ

سوز و گداز

کے ساتھ دار العلوم دیوبند کی بنیاد رکھی جس کی تعلیمی آغاز ایک استاذ جو سراپا اخلاص ملا محمود اور ایک شاگرد جو متقی پرہیزگار محمود حسن سے ہوا...... اللہ اللہ معلم اور متعلم نے اخلاص وللہیت

طلب صادق

جذبہ صادق

ارادہ نیک کے ساتھ فکر مہاجر مکی

تڑپ نانوتویؒ

احساس گنگوہیؒ

کشف عابدی کو لے کر

دار العلوم دیوبند کو اسلام کا ایک قلعہ بنادیا۔ اور اس گم نام بستی کو پورے عالم میں روشن کردیا جو علماء اس سے اپنا تعلق پیدا کیے تو اسی کو اکابر دیوبند کہا گیا۔ ایسے تو دار العلوم دیوبند نے ہزارہا فرزند

ارجمند

سعادت مند

سپوت پیدا کئے

مفسر، محدث، متکلم، مناظر، مورخ، مدبر، فقہاء، علماء، بلغاء، ادباء، اتقیاء، اولیاء،
مصنف، اکابر شیوخ پیدا کئے۔ مگر چند فاضل دیوبند دل پسند اکابرین بہترین
بزرگ ترین کا تذکرہ ضروری ہے۔

وشواہات کو طول کے بغیر صرف آج کی نشست میں ایک، دو اکابر رحمہم اللہ
کا تذکرہ کروں گا اور ان پر لگائے گئے الزامات کو طشت از بام کروں گا اور
مولوی احمد رضا خاں بریلوی کا فتوی کفر کی حقیقت بتاؤں گا تاکہ عاشق رسول
ایمان دین اور دشمن رسول میں فرق پیدا کر لیں۔

بانی دارالعلوم دیوبند حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب
نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان میں اپنے وقت کے اندر علم و تحقیق کا مضبوط پہاڑ
مبلغ دین کا انتھک علمبردار علوم دینیہ کے احیاء کا کامیاب مجدد

ظالم برطانیہ کے ساتھ لڑنے والا بہادر
پادریوں کا تعاقب کرنے والا مناظر
آریوں کا چھکے چھڑانے والا بے باک ناقد
اسلام کے لیے اپنی جان کو پیش کرنے والا فدائی
قوم و ملت کا بے لوث خیر خواہ
توحید و سنت کا بے لاگ ناشر
شرک و بدعت کا قلع قمع کرنے والا ماہر
بے نفس صوفی
منکسر المزاج
حلیم الطبع
متبحر عالم

اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھنے والا سچا عاشق

ختم نبوت کا جاں نثار پروانہ...... رہتی دنیا تک علم و عمل کا بہترین مینار اور آفتاب رشد وہدایت مانا جائے گا...... یہ اور بات ہے کہ ایسے سچے عاشق رسول سے بغض و عناد رکھنے والے بھی موجود ہیں جو اپنی کم علمی نافہمی کی بنا پر دشمن اسلام کی حمایت میں آ کر ان کی مختلف عبارت سے غلط مطلب نکال کر کفر کا فتویٰ لگائے۔

دوستو! حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ پر مولوی احمد رضا خاں بریلوی کا یہ الزام ہے کہ بانی دارالعلوم دیوبند ختم نبوت کا منکر ہے یعنی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین نہیں ہیں بلکہ آپ کے بعد بھی نبی آسکتا ہے اسی موقف کو لے کر یہ بریلویوں اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خاں بریلوی

صداقت و امانت

صدق و سچائی

امانت و دیانت

عدل و انصاف اخوت و محبت کو بالائے طاق رکھ کر تحذیر الناس کی عبارت کو کتر بیونت کر کے حرم پاک پہنچا اللہ...... اللہ وہ حرم پاک جہاں کفر کو مٹا کر اسلام کو فروغ دینے کی باتیں ہوتیں ہیں اور لوگ اپنے ایمان میں تازگی پیدا کرتے ہیں

ایمان میں تقویت پیدا کرتے ہیں

استغفار کے لیے ہاتھ اٹھاتے ہیں

گناہوں سے نادم ہو کر گرم گرم آنسوں بہاتے ہیں

تقرب الی اللہ کی پوری کوشش کرتے ہیں

توبہ میں پختگی پیدا کرتے ہیں

جنت کا سوال کرتے ہیں

جہنم سے نجات چاہتے ہیں

اتحاد و اتفاق

اخوت و محبت

بھلائی و ہمدردی کی دعائیں کرتے ہیں...... لیکن انگریزوں کا تیار کردہ اہلِ سنت کا مخالف بدعت کا حامی مولوی احمد رضا خاں بریلوی نے...... اہلِ اسلام کو دھوکہ دے کر کفر کا سودا کیا اور اکابر علماء پر کفر کا فتویٰ لگایا اور انگریزوں کو خوش کیا۔ کیوں کہ یہ وہی حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں کہ جب انگریز نے اس ملک میں اسلام کے خلاف اپنے پالتوں پادری مناظرین کو اتار تھا اور اسلام کو للکار رہا تھا......

خدا کی خدائی پر اعتراض

رسول کی رسالت پر اعتراض

صحابہ کی تقدس پر اعتراض

قرآن کو کتاب الٰہی ہونے پر اعتراض

حدیث کی صداقت پر اعتراض

جہنم کی عذاب پر اعتراض

جنت کی عظمت و رفعت پر اعتراض

قبر کی آرام و تکلیف پر اعتراض

حشر و نشر پر اعتراض

یوں کہیے اس ملک میں پادریوں نے انگریزوں کی شہ پر اسلام کے خلاف اعتراضات کے بازار گرم کردیے وہ پادری پنڈت دیانت سرسوتی جس کو انگریز نے برسوں سے تیار کیا تھا اور اس پر بے دریغ روپے خرچ کیا تھا اسی خوشی میں کہ جب یہ اسلام پر اعتراضات کرے گا تو کوئی مسلمان جواب

نہیں دے سکے گا اور کوئی مقابلہ کے لیے تیار نہ ہو گا۔

بتائیں ہمیں رضاخانی علماء...... رڑکی کا مناظرہ جو اسلام کے خلاف تھا

شاہجہاں پور کا مناظرہ جو اسلام کے خلاف تھا

خدا شناسی میلہ

دہلی میں مذاہب کا تعارف

سہارنپور میں پادریوں کی تبلیغ

کو روکنے کے لیے جواب دینے کے لیے تمہارا کون عالم میدان میں آیا......

مولوی احمد رضا خاں بریلوی اور مسلک بریلویت کے علماء کو ہمت نہیں ہوئی جرأت نہیں ہوئی کہ وہ ان کے مقابلہ کے لیے میدان میں نکلیں۔ اگر یہ صلاحیت تھی تو وہ ہستی بانی دار العلوم دیوبند حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی تھی جن کے نام سن کر بڑے بڑے پادری آریہ دھرم کے مناظر کے چھکے چھوٹ جاتے تھے۔ فرار اختیار کر لیتے تھے...... اور نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا جواب سن کر بے ساختہ کہتا تھا یہ محمد قاسم جواب نہیں دیتا ہے بلکہ اس کے دماغ سے خدا جواب دیتا ہے...... وہ سچا عاشق رسول جو اتنا بھی گوارہ نہیں کرتا کہ حرم مدینہ میں جوتا پہن کر چلوں...... وہ اتنا بڑا سنت کا پیروکار کہ انگریز سے چھپ کر تین دن سے زیادہ رہنا سنت کے خلاف کہتا تھا وہ اتنا بڑا ختم نبوت کا جاں نثار پروانہ...... کہ منکرین ختم نبوت کے جواب میں محققانہ انداز میں تحذیر الناس جیسی بے مثال کتاب تصنیف کی ایسی شخصیت پر کفر کا فتویٰ لگانا یہ کہاں کا انصاف ہے۔

رہا مولوی احمد رضا خاں بریلوی کا یہ سوال کہ بانی دار العلوم دیوبند کی عبارت سے انکار ختم نبوت لازم آتی ہے اس لیے ان پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا...... اگر مولوی احمد رضا خاں بریلوی اور رضاخانی علماء کا یہ خیال ہے تو سنئے

ہمارا چیلنج ہے ہمارا دعویٰ ہے پوری یقین کے ساتھ کہتا ہوں پورے رضاخانی علماء بڑے بڑے قد آور سجادہ نشین۔

بریلی کا مفتی

مبارکپور کا شیخ الحدیث

کچھوچھہ کا سجادہ نشین

پیلی بھیت کا مجاور

اعلیٰ حضرت سے لیکر ادنیٰ حضرت تک تحذیر الناس کی عبارت سامنے رکھ کر سر جوڑ کر بیٹھیں اور غور کریں اپنی صلاحیتیں لگادیں پھر بھی تحذیر الناس کی عبارت نہیں سمجھ سکتے اور وہ اعلیٰ حضرت جنہیں اتنی بھی تمیز نہیں کہ ستر کھل رہا ہے یا پردہ ہو رہا تہبند اٹھا کر آنکھوں کو ڈھنک رہے ہیں۔ آستین میں پاؤں اور پائجامہ میں ہاتھ ڈال رہے ہیں انہیں کہاں اتنی صلاحیت کے حجۃ الاسلام حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت سمجھ سکے!

جب کہ حضرت کا یہ عقیدہ ہے کہ منکر ختم نبوت دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

چنانچہ اپنے اس عقیدے کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اپنا دین و ایمان ہے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نبی کے ہونے کا احتمال نہیں جو اس میں تامل کرے اس کو کافر سمجھتا ہوں۔" (مناظرہ عجیبہ، ص:۱۰۳)

پھر ایک موقعہ پر یوں فرماتے ہیں:

"خاتمیت زمانی اپنا دین و ایمان ہے، ناحق تہمت کا کچھ علاج نہیں سو اگر ایسی باتیں جائز ہوں تو ہمارے منہ میں بھی زبان ہے اس تہمت کے جواب میں ہم آپ اور آپ کے اہل ملت پر ہزار تہمتیں لگا سکتے ہیں الخ" (مناظرہ عجیبہ، ص:۳۹)

انصاف پسند مسلمانو! ذرا حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت کو دیکھئے اور عقیدہ ختم نبوت کو سمجھئے حضرت کی یہ بات کتنی صاف ہے عقیدہ کتنا مضبوط ہے ...... کیا دنیائے رضاخانیت سے انصاف کی چادر اٹھ چکی ہے ...... خوف خدا سے بے لگام ہو چکے ہیں ...... کیا مولوی احمد رضا خاں بریلوی کو یہ عبارتیں نظر نہیں آئی یہ عقیدہ دیکھائی نہیں دیا ...... جس میں نہ سمجھنے میں کوئی دشواری اور نہ پریشانی بلکہ ہر کس و ناکس سمجھ سکتا ہے کہ حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی کا پیدا ہونا دور کی بات ہے نبی کے ہونے کا احتمال بھی نہیں سمجھتے اور جس نے ایسا عقیدہ رکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی پیدا ہو سکتا ہے حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کو میں کافر سمجھتا ہوں ......

اب مجھے کہنے دیجئے!

مولوی احمد رضا خاں بریلوی صدق و دیانت

عدل و انصاف

خوف خدا

خوف جہنم

اخوت و ہمدردی

کو بالائے طاق رکھ کر ...... اور فقہاء کرام کے اصول و ضابطے سے انحراف کر کے صرف اور صرف انگریزوں کی حمایت میں اگر حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ پر الزام اور کفر کا فتویٰ لگایا ...... اور صرف حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ پر مولوی احمد رضا خاں بریلوی کی تکفیری ختم نہیں ہوتی ہے بلکہ اکابر علماء دیوبند کو یکے بعد دیگر نشانہ بناتا چلا گیا ......

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ الاسلام مدنی رحمۃ اللہ علیہ

ان تمام اکابر رحمہم اللہ پر مولوی احمد رضا خاں بریلوی نے الزام لگایا اور کسی نہ کسی قسم کفر کا فتویٰ لگایا...... جب کہ مولوی احمد رضا خاں بریلوی کو اگر دیکھا جائے اور جائزہ لیا جائے...... تو شریعت مصطفیٰ ﷺ کی نظر میں ایک مجرم انسان دکھائی دے گا...... ملت اسلامیہ کا یہ دوست نہیں بلکہ دشمن معلوم ہو گا لیکن ہائے افسوس ان کے ماننے والوں پر...... کہ بجائے مولوی احمد رضا خاں بریلوی کے اس کارنامے پر افسوس کرتے مزید ہاں پر ہاں ملاتے ہوئے اسی گناہ عظیم پر چلنے کی پوری کوشش کرتے ہیں۔

دعا کیجئے اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق دے آمین۔ یا رب العالمین

وما علینا الا البلاغ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انکار ختم نبوت

اور

مولوی احمد رضا خاں بریلوی

از

جناب مولانا محمد ادریس صاحب قاسمی ہزاریباغوی
مبلغ تحفظ ختم نبوت دار العلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انکار ختم نبوت

اور

احمد رضا خاں بریلوی

الحمدللہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لانبی بعد وعلی اٰلہ وجمیع اصحابہ رضوان اللہ تعالی علیهم اجمعین.

اما بعد:

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم. بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا ایها الذین آمنوا آمنوا باللہ ورسوله والکتاب الذی نزل علی رسوله والکتاب الذی انزل من قبل. (سورۃ نساء پ۵)

وقال فی موضوع آخر، الذین یومنوا بما انزل الیك وما انزل من قبلك (البقرة)

قال النبی صلی اللہ علیه وسلم انا خاتم الانبیاء ومسجد خاتم المساجد. وقال النبی صلی اللہ علیه وسلم ان النبوۃ والرسالة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولانبی (الترمذی) صدق اللہ العظیم وصدق رسوله النبی الکریم.

ثنا خالق کائنات رب دوجہاں کے لیے درود وسلام

آقائے دو جہاں

رحمت کائنات

فخر موجودات

سید الاوّلین

والآخرین

رحمۃ اللعالمین

امام الانبیاء

خاتم النبیین

والمرسلین

ہادی سبل

رحمت کل

طٰہٰ و یٰسین

مزمل و مدثر

محمد عربی ﷺ کے لیے

معزز ذی وقار سامعین اسٹیج پر رونق افروز علماء دین!

اس وقت کی یہ میری حاضری اور پھر معزز علماء کرام کی موجودگی میں کچھ عرض کرنا میرے لیے بڑی سعادت کی بات ہے لیکن اتنی بات ذہن میں رکھئے کہ اکابر علماء کی موجودگی میں مجھ جیسا طالب علم کا بیان کرنا صرف اور صرف اصلاح کے ارادے سے ہے اور یہی امید رکھتا ہوں کہ بجائے نکیر کرنے کے حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

عزیز دوستو! جس عنوان کے تحت کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں وہ عنوان ایک اہم مسئلہ کے تحت ہے وہ مسئلہ ...... مسئلہ ختم نبوت اور انکار ختم نبوت

کیا ہے...... عقیدہ ختم نبوت مسلمانوں کا ایک اجماعی و اتفاقی عقیدہ ہے کہ محمد عربی ﷺ خاتم النبیین والمرسلین ہیں آپ کے بعد تا قیامت کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔ ہاں...... ہاں۔

آپ ﷺ کے بعد ولی پیدا ہو سکتا ہے۔
قطب پیدا ہو سکتا ہے
ابدال پیدا ہو سکتا ہے
مجدد پیدا ہو سکتا ہے
فقیہ پیدا ہو سکتا ہے
غوث پیدا ہو سکتا ہے
مفکر پیدا ہو سکتا ہے
مجتہد پیدا ہو سکتا ہے

آگے یوں کہیئے کہ انسان سب کچھ ہو سکتا ہے مگر نبی نہیں ہو سکتا اور نہ کوئی نبی پیدا ہو سکتا یہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے...... اور اسی کو کہتے ہیں عقیدہ ختم نبوت یہ ایسا عقیدہ ہے کہ اس عقیدے کے بغیر آدمی کامل مومن نہیں کہلا سکتا بلکہ یوں کہیئے کہ وہ مومن ہی نہیں کہلا سکتا ہے کیوں کہ اس عقیدہ کی اہمیت اور ثبوت پر ایک دو قرآنی آیات نہیں بلکہ سیکڑوں آیات قرآنی اور احادیث مبارکہ شاہد ہیں اس لیے ہم دعویٰ ہی نہیں بلکہ پوری یقین کے ساتھ کہتے ہیں کہ عقیدہ ختم نبوت کے بغیر۔

اسلام نامکمل
دین نامکمل
نماز نامکمل
روزہ نامکمل

حج نا مکمل

زکوۃ نا مکمل

تلاوت نا مکمل

تسبیحات نا مکمل

ذکر نا مکمل

تہجد نا مکمل

نوافل نا مکمل

اعمال خیر نا مکمل

اعمال صالحہ نا مکمل

کیوں کہ ایمان ہی نہیں تو پھر ان اعمال کا مکلف کیسے ہو سکتا ہے چنانچہ اگر آپ تاریخ پر نظر رکھتے ہیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ وفات رسول ﷺ کے بعد خلافت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عین ابتدائی دور میں مانعین زکوۃ برسرپیکار تھے دوسری طرف انکار ختم نبوت کا مسئلہ بھی سامنے تھا اس نازک حالت میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی نظر میں اگر اہمیت تھی تو وہ تحفظ ختم نبوت کا مسئلہ تھا کیوں کہ وہ جانتے تھے ...... کہ اگر نبی کی نبوت، نبی کی رسالت ہی باقی نہ رہی تو پھر یہ سارے اعمال

نماز

روزہ

حج و زکوۃ

تلاوت

تسبیحات

تہجد و نوافل

ب کے سب بیکار ہیں...... اس تمہیدی گفتگو کے بعد عرض یہ کرنا ہے کہ اتنی اہمیت کے باوجود عقیدہ ختم نبوت کے منکرین اس دنیا میں پیدا ہوئے کوئی خود اس کا مدعی ہوا اور اپنے آپ کو نبی اور رسول بتایا اور کچھ ایسے لوگ پیدا ہوئے کہ خود تو ہمت نہ کر سکے کہ دعویٰ نبوت کرلوں لیکن دوسروں کے لیے راستہ ہموار کئے اور ہر ممکن جھوٹے نبی کی تعاون کئے...... اس وقت میں صرف اپنے ملک ہندوستان کی بات کروں گا تاکہ آپ کے سامنے ان کا چہرہ بے نقاب ہو کر آجائے جن لوگوں نے تقدس کے پردے میں ختم نبوت پر ڈاکہ زنی کی ہے...... اور امت کی اتحاد کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔ اسلام اور شریعت مصطفیٰ ﷺ کی دھجیاں اڑا دی، اور مسلمانوں کے اس اجماعی و اتفاقی عقیدے کی دھجیاں اڑا دی، اور سلسلہ نبوت جاری کرتے ہوئے ولیوں کو بھی نبوت کے مقام پر لا کھڑا کر دیا...... شاید ہماری ان باتوں کو سنکر پریشان ہو رہے ہوں گے کہ دنیا میں کوئی ایسا شخص ہو سکتا ہے جو ایسا جرم کرے اور خاتم النبیین والمرسلین محمد عربی ﷺ اور بعد کسی کے نبی ہونے کی بات کرے۔ دوستو ہاں ہاں ایسا ہوا اور آج بھی ہو رہا ہے اس ملک میں دو شخص پیدا ہوئے دونوں ہم نام اور ہم پیشہ۔ ہم مزاج، ایک کا نام مرزا غلام احمد قادیانی اور دوسرے کا نام احمد رضا خاں بریلوی...... یہ دونوں اس ملک میں انگریز کی ترجمان کرتے تھے۔

ایک جہاد کو حرام کہتا ہے
تو دوسرا اس کی تائید میں کتاب لکھتا ہے
ایک نبوت کا دعویٰ کرتا ہے

تو دوسرا اس کے لیے دلیلیں فراہم کرتا ہے

ایک علماء حق کو گالیاں دیتا ہے

تو دوسرا علماء حق پر کفر کا فتویٰ لگاتا ہے

ایک قرآن کریم کو اپنی منہ کی بات کہتا ہے

تو دوسرا اس میں تحریف و تبدیل کرتا ہے

الغرض ان دونوں نے اپنی پوری قوت و ہمت کے ساتھ اسلام کی مخالفت اور ختم نبوت پر ڈاکہ زنی کی مرزا قادیانی کھل کر میدان میں آگیا اور دعوی نبوت و رسالت کر کے پوری دنیا کو حیرت زدہ کر دیا کیوں کہ یہ آدمی اپنے کردار و عمل۔

اخلاق و معاملات

کریکٹر

تہذیب و تمدن

سیرت و صورت

عادت و طریقت

رہن و سہن

نشست و برخاست

تعلیم و تربیت

یوں کہئے کہ ہر لحاظ سے ایسا گھٹیا انسان تھا کہ اس کو نبی تو دور کی بات اسے کوئی شریف انسان بھی نہیں کہہ سکتا ہے لیکن پھر بھی انگریزوں کی شہ پر اس نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہر طرح سے ڈرامہ کیا...... خیر یہ تو مرزا قادیانی کی بات ہے اس وقت جو عرض کرنا ہے وہ دوسرے احمد کے متعلق عرض کرنا۔

دوستو! مولوی احمد رضا خاں بریلوی خود دعوئی نبوت تو نہ کر سکا لیکن دبے قدموں سے نبوت ورسالت کے مقام تک پہنچنے کی پوری کوشش کی...... اور سلسلہ نبوت اپنے لیے نہیں تو دوسروں کے لیے ضرور جاری کیا...... مولوی احمد رضا خاں بریلوی اپنی موت سے پہلے یہ وصیت کی۔

"میرا دین ومذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے" (وصایا شریف)

یہ کون کہہ سکتا ہے آپ ہی فیصلہ کر کے بتائیں...... کون بتائے گا...... ہم بتائیں گے۔

یہ وصیت

یہ نصیحت

یہ بات

وہی کہہ سکتا ہے جو قرآن وحدیث اور دین اسلام سے کوئی واسطہ نہ رکھتا ہو اور دبے لفظوں میں خفیہ طور پر اپنے آپ کو نبی جیسا سمجھتا ہو...... ورنہ کسی کو کیا مجال کہ قرآن وحدیث

اسلام وشریعت

طریق رسول

طریق صحابہ

ائمہ مجتہدین کے فتاوے وفیصلے کو چھوڑ کر یہ نصیحت کرے کہ ہماری کتب اور ہمارا دین پر ہی قائم رہنا...... اس لیے مجھے کہنے دیجیے۔

کہ مولوی احمد رضا خاں بریلوی نے صاف لفظوں میں نہیں بلکہ دبے لفظوں میں ظاہر نہیں باطن... صراحتاً نہیں اشارۃً...... نبوت ورسالت کے مقام پر آنے کی پوری کوشش کی... لیکن سبقت انگریز کا محبوب فرد مرزا قادیانی لے گیا۔

عزیز دوستو! مولوی احمد رضا خاں بریلوی اسی پر خاموش نہیں ہوتے بلکہ سلسلہ نبوت کو جاری کرتے ہوئے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا تابع نبی ہونا بتایا...... چنانچہ حدائق بخشش ص ۸۰ پر...... یوں لکھتے ہیں۔

"انجام وے آغاز رسالت باشد...... اینک گو ہم تابع عبد القادر"

ترجمہ: حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد پھر سے رسالت کا آغاز ہو گا یہ کہو کہ وہ شیخ عبد القادر کا تابع بھی ہو گا"

اللہ...... اللہ...... یہ کتنا بڑا جرم کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کی آمد پہ سلسلہ نبوت ختم کر دیا...... اور اعلان کر دیا ما کان محمد ابا احد من الرجالکم ولکن الرسول اللہ وخاتم النبیین۔

آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں سلسلہ نبوت بند...... کوئی نبی نہیں آسکتا ہے لیکن اس کے خلاف رضا خانیوں کا اعلیٰ حضرت یہ کہتا ہے کہ شیخ عبد القادر کی وفات کے بعد دوبارہ رسالت کا آغاز ہوا۔

نبوت جاری ہوئی

نبی پیدا ہوں گے

رسول آئیں گے

جو قادری ہوں گے

تابع ہوں گے

ذرا رضا خانی علماء سینے پر ہاتھ رکھ کر بتائیں کیا یہی عقیدہ مسلمانوں کا ہے کیا قرآن اس کی اجازت دیتا ہے۔ حدیث سے گنجائش نکلتی ہے۔ صحابہ کرامؓ کی تائید ملتی ہے ائمہ مجتہدین کا کوئی فتویٰ یا اصول ضابطہ ملتا ہے ہرگز ہرگز نہیں ایسا عقیدہ مسلمانوں کا نہیں بلکہ

قادیانیوں کا ہے

مرزائیوں کا ہے

لاہوریوں کا ہے

اردبیوں کا ہے

مجھے کہنے دیجئے! مولوی احمد رضا خاں بریلوی اگر یہ راستہ نہ دکھایا ہوتا تو مرزا قادیانی اور قادیانیوں کو تبدیل کرنے کی آج جرأت نہ ہوتی اسی پر رضا خانی علما خاموش ہو کر اپنی خانقاہوں میں نہیں چلے گئے بلکہ اعلیٰ حضرت کا ایک ایسا شاگرد آیا جس نے استاذ کی رعایت میں انگریزوں کے لیے مزید خوشیوں کا سامان فراہم کر دیا...... اور قادیانیوں کا تذکرہ بخاری شریف سے ثابت کر دیا۔

"بخاری میں ہے کہ قادیانیوں کا بدترین کفر یہ ہے کہ وہ کفار کی آیتیں مسلمانوں پر لگاتے ہیں" (نور العرفان ص ۲۲۲)

پوری دنیائے رضا خانیت سے ہمارا چیلنج ہے کہ کوئی اعلیٰ سے ادنیٰ تک بخاری شریف میں قادیانیوں کا نام اور ذکر دکھادے اگر تذکرہ موجود ہے تو مولوی احمد یار خاں کی جیت اور اگر نہیں ہے اور یقیناً نہیں ہے...... تو مجھے کہنے دیجئے! کہ اس سے بڑا کوئی اسلام کی نظر میں مجرم نہیں جس نے قادیانی جیسی بدترین جماعت کا تذکرہ بخاری شریف سے کیا ہو......

ہمیں نہیں معلوم کہ مولوی احمد یار خاں نے ایسا کیوں لکھا اور کیوں کہا لیکن ہم کہہ سکتے ہیں۔

یہ طریقہ

یہ انداز

یہ اسلوب

یہ فکر

یہ حق

یہ تحریر

یہ مقام

صرف اس لیے اختیار کیا گیا کہ ان کے اعلیٰ حضرت مرزا قادیانی ہی کے خاندان سے فیض پائے ہیں اور مرزا غلام قادر برادر مرزا قادیانی کے ساتھ ایک مدت تک زانوئے تلمذ کئے ہیں اس لیے یہ طریقہ اختیار کیا گیا...... اس لیے کسی طرح سے یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ قادیانیوں کا تذکرہ بخاری شریف میں مل جائے کیوں کہ تیسری صدی ہجری میں امام بخاری تھے اور مرزا قادیانی چودھویں صدی میں تھا...... مفتی احمد یار خاں مرزا قادیانی کو گیارہ صدیاں پہلے گیارہویں شریف کی خوشیوں میں لے گئے۔

عزیز دوستو!...... قادیانی حمایت اور مرزا کی نبوت پر چار چاند لگانا یہیں پر ختم نہیں ہو جاتا ہے بلکہ جب مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کی باتیں کرنے لگا تو مولوی احمد رضا خاں بریلوی بھی ساتھ ساتھ تائید و حمایت میں ہاں ہاں دبے لفظوں میں کرنے لگے...... اور اپنے ملفوظات حصہ چہارم ص: ۵۵ پر یوں فرما گئے:

> "اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات مان بھی لی جائے تو ان کی موت بلکہ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لیے صرف آنی (وقتی) ہے"

اللہ اللہ امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر ہیں لیکن اعلیٰ حضرت کہتے ہیں کہ اگر موت بھی مان لی جائے تو یہ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لیے بھی وقتی موت ہے اعلیٰ حضرت کا یہ طرز

یہ انداز

یہ ڈھنگ

یہ تحریریں
یہ تقریریں
یہ اسلوب
یہ تعلیمیں

صرف اور صرف اس لیے اختیار کی گئیں تاکہ مرزا قادیانی کی نبوت اور دعویٰ مسیحیت میں کوئی فرق نہ آئے اور اسکو راستہ صاف ملتا جائے اور نبوت کی سیڑھیاں چڑھتا جائے.......... اور قادری سلسلہ میں بھی نبی پیدا ہوتے رہے.......... اسی کو کہتے ہیں انکار ختم نبوت

انکار رسالت

انکار قرآنی

انکار حدیث

انکار صحابہ

انکار اجماع امت

مجبوری مفتی تھی اور کفر کے فتوے تھے
کہیں اعلیٰ حضرت تھے کہیں علم کے جلوے تھے
کہیں بند و سلاسل تھے کہیں سامنے حلوے تھے
انگریز کا منشاء تھا ے خواروں میں چل جائے

وما علینا الا البلاغ

ہماری تبلیغ آج

اور

کل کی روشنی میں

از

جناب مولانا محمد ادریس صاحب قاسمی ہزاریباغوی
مبلغ تحفظ ختم نبوت دار العلوم دیوبند

ہماری تبلیغ آج اور کل کی روشنی میں

الحمد للرحمان الذی خلق الانسان وعلمه البیان والصلوٰة والسلام علی افصح الانس والجان الذی اوتی القرآن ونصر بالرعب والفرقان وعلی آله واصحابه رضوان الله تعالی علیهم اجمعین۔

امابعد!

فاعوذبالله من الشیطن الرجیم. بسم الله الرحمن الرحیم.
ظهر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس لیذیقهم بعض الذی عملوا لعلهم یرجعون. وقال فی موضع آخر یایها الرسول بلغ ما انزل الیك قال النبی صلی الله علیه وسلم بلغوا ولوآیة. صدق الله العظیم وصدق رسوله النبی الکریم ونحن علی ذلك لمن الشاهد والشاکرین.

حمد وثناء رب ذوالجلال جل جلالہ کے لیے درود وسلام آقائے دوجہاں

رحمت کائنات

فخر موجودات

سید الاولین

والآخرین

رحمۃ اللعالمین

امام الانبیاء

خاتم النبیین

والمرسلین

ہادی سبل

طٰہٰ و یٰسین

مزمل و مدثر

محمد عربی ﷺ کے لیے

معزز ذی وقار سامعین پردہ نشیں خواتین!

آپکی تشریف آوری پر خدا کی بے شمار رحمتیں نازل ہوں، اس وقت احقر جس عنوان کے تحت کچھ عرض کرنا چاہتا ہے وہ ہے ہم اور ہماری تبلیغ...... یعنی ماضی میں ہماری تبلیغ کیسی تھی اور آج کیسی ہے اگر آپ سکون کا ماحول بنائے رکھیں گے تو انشاءاللہ بڑی اچھی اور قیمتی باتیں سننے کو ملیں گی۔

دوستو! اگر آپ غور کریں اور سوچیں اور زمانہ کا جائزہ لیں تو عجیب وغریب حالات آپ کے سامنے آئیں گے۔

آج تبلیغ پہلے سے زیادہ

واعظ پہلے سے زیادہ

خطیب پہلے سے زیادہ

مقرر پہلے سے زیادہ

مبلغ پہلے سے زیادہ

علماء پہلے سے زیادہ

علم پہلے سے زیادہ

مدارس پہلے سے زیادہ

مکاتب پہلے سے زیادہ

تبلیغی وسائل پہلے سے زیادہ

لیکن آج کی تبلیغ موثر نہیں...... فائدہ زیادہ نہیں۔ اثر زیادہ نہیں کیوں؟ وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ آج اخلاص و للہیت کی کمی ہے...... ریاکاری عام ہے...... نمائش عام ہے...... بے راہ روی عام ہے...... نتیجہ خراب ہے...... دعوے غلط ہیں...... اس سوال کا حل اگر کسی عالم سے

کسی خطیب سے

کسی امام سے

کسی واعظ سے

کسی مقرر سے

کسی مبلغ سے

کسی تبلیغی ذمہ دار سے

پوچھا جائے کہ آج آپ کی تبلیغ آپ کے جہد مسلسل موثر کیوں نہیں...... تو جواب یہی ملے گا اور ملتا ہے کہ ہماری بات دور کی ہے انبیاء علیہم السلام برسوں سال تک تبلیغ کرتے رہے حضرت نوح علیہ السلام ساڑھے نو سال تبلیغ کے لیکن صرف ۸۰ آدمی مسلمان ہوئے۔ تو آج اگر ہماری تبلیغ موثر نہیں ہوتی اور لوگ ہماری بات نہیں مانتے تو میرا کیا قصور ہے...... مجھے کہنے دیجئے...... جان چھڑانے کے لیے اس کے سوا اور کیا جواب ہو سکتا ہے حالاں کہ ہونا تو چاہیے تھا کہ جواب دینے سے پہلے اپنے کیے ہوئے گناہوں پر ایک نظر ڈال لیا جاتا...... اپنی کمزوریوں کو دیکھ لیا جاتا......

اپنی کوتاہیوں کو سمجھ لیا جاتا ..... پھر یہ جواب دیا جاتا۔

کہ ہمارے اندر وہ پیار نہیں

وہ اخلاص نہیں

وہ جذبہ نہیں

وہ تڑپ نہیں

وہ شعور نہیں

وہ شوق نہیں

وہ وفا نہیں

وہ سوچ نہیں

وہ غیرت نہیں

وہ محبت نہیں

وہ ہمدردی نہیں جو کل کی تبلیغ میں تھیں ..... اگر آج ہم اور آپ اپنی تبلیغ کو مؤثر بنانا چاہتے ہیں تو پھر اپنے رب سے سچے دل سے دعا مانگو کہ اے اللہ ہمارے دل میں وہ تڑپ پیدا کر دے ..... ہماری زبان میں تاثیر پیدا کر دے اور ہمارے گناہوں کو معاف کر دے اور ہماری بات مؤثر بنا دے اور پھر بات وہی کریں۔

جس میں اللہ کی رضا ہو

قرآن والی ہو

حدیث والی ہو

صحابہ کی پسند والی ہو

سچ والی ہو

صداقت والی ہو

عدل والی ہو
صحیح صحیح ہو غلط نہ ہو

کیوں کہ اس کی اجازت نہیں ہے کہ اپنی طرف سے کوئی شریعت اور خدا کی بات ہو...... رسول اکرم ﷺ کو بھی اس کی اجازت نہیں تھی۔ بلکہ اللہ نے فرمایا میرے محبوب تبلیغ ضرور کرو لیکن صداقت کے ساتھ کرو...... بلغ ما انزل الیک من ربک...... بات وہی کہیے...... تبلیغ وہی کیجیے جو تیرے رب کی طرف سے فرمائی گئی ہے۔ جو آپ کو اللہ نے بتائی ہے...... اور جب تبلیغ اور بات قرآن و حدیث کی روشنی میں ہوگی۔

صحابہ کی پسند کی ہوگی...... اور پیار سے ہوگی۔

تو پھر تبلیغ ضرور مؤثر ہوگی۔

آیئے ذرا ہم آپ کو ۱۴۰۰ سو سال پہلے کی تبلیغ کی طرف لے چلتے ہیں میرے آقا امام الانبیاء خاتم النبیین والمرسلین محمد عربی ﷺ تشریف فرما ہیں ایک آدمی حاضر ہوا عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں کلمہ پڑھ لیا...... خدا کی خدائی پر ایمان لے آیا... آپکی نبوت و رسالت کا بھی اقرار کرلیا لیکن گناہ کرنے کی طبیعت چاہ رہی ہے زنا کرنا چاہتا ہوں۔ آپ مجھے اجازت دے دیں......

اللہ اکبر یہ کس سے اجازت مانگی جارہی ہے

کس چیز کی اجازت مانگی جارہی ہے

گناہ کی

زنا کی

حرام کاری کی

بدکاری کی

ناپسندیدگی کی

صحابہ کرام یہ سن کر پریشان ہو گئے چہرے سرخ ہو گئے لیکن سب خاموش ہیں اس کے لیے رسول اللہ ﷺ موجود ہیں...... ہمارے آقا ﷺ فرماتے ہیں آؤ قریب ذرا اُبھرتا تو نے کیا کہا کس چیز کی اجازت مانگی ہے...... قریب ہو جاتا ہے۔ اور پھر دوبارہ کہتا ہے حضرت گناہ کی اجازت مانگی ہے زنا کرنا چاہتا ہوں...... بس اسی کی اجازت چاہتا ہوں پیارے رسول پیاری باتیں کرتے ہیں...... حکمت والے نبی، حکمت کی باتیں کرتے ہیں فرماتے ہیں۔

اور ذرا قریب آ جاؤ اور یہ بتا کہ کیا تم نے جو چیز اپنے لیے پسند کی اس کو

اپنی بہن کے لیے پسند کرو گے

اپنی بیٹی کے لیے پسند کرو گے

عرض کرتا ہے یا رسول اللہ ﷺ یہ تو کوئی نہیں پسند کر سکتا ہے تو میں کیسے پسند کروں۔

دوستو! ذرا ٹھنڈے دل سے بتانا...... پیغمبر کائنات

ہادی عالم

رحمۃ اللعالمین

محسن انسانیت

نہ اس آدمی کو ڈانٹا

نہ دھتکارا

نہ دھکے دیے

نہ سختی برتی

نہ گرمی آئی

نہ غصہ ہوئے

بلکہ اپنے سے اور قریب کیے اور فرمایا اللھم طھر قلبہ وحفظ فرجہ اے

اللہ اس کے دل کو پاک کرے اس کے نفس کی حفاظت فرما اللہ...... اللہ کتنا پیار بھرا انداز ہو گا صحابی کتنا مسرور ہو گا اس پر کیا کیفیت ہو گی طبیعت میں کتنی مسرت ہو گی...... کہنے دیجئے مجھے کہ اگر آج کا کوئی عالم ہوتا

کوئی مولوی ہوتا

کوئی مفتی ہوتا

کوئی شیخ وقت ہوتا

کوئی پیر ہوتا

کوئی خطیب ہوتا

کوئی واعظ ہوتا

کوئی پیشوا ہوتا

تو پھر کیا کردار ہوا کرتا......

ہم تو سمجھتے ہیں کہ اس سے بائیکاٹ کر دیا جاتا...... تھپڑ مارا جاتا...... حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ذلیل ورسوا کیا جاتا لیکن ہمارے آقا محسن اعظم ﷺ کا انداز دیکھ کتنا پیار والا انداز ہے کتنی حکمت بھری تبلیغ ہے اگر تم چاہتے ہو کہ ہماری تبلیغ مؤثر ہو بات اثر انداز والی ہو اور اگر داعی وقت ہو داعی الاسلام ہو تو پھر پیار والا انداز اپناؤ حکمت والی تبلیغ اپناؤ اللہ ضرور اثر پیدا فرمائے گا میرے پاک پیغمبر ﷺ فرماتے ہیں کہ اب بتا گناہ کی اجازت چاہیے عرض کرتا ہے یا رسول اللہ ﷺ وہ بات...... وہ ارادہ وہ خواہش تو بھی دل سے ختم ہو گئی خیالات دور ہو گئے۔ ارادے نیکیوں میں بدل گئے یہ ہے رسول اللہ ﷺ کی حکمت بھری تبلیغ...... اسی کو قرآن نے بیان کیا

ویعلمہ الکتاب والحکمۃ الخ۔ (الآیۃ)

دوستو! اگر اپنی تبلیغ کو مؤثر بنانا چاہتے ہیں تو پھر قرآن پڑھنا ہو گا

رات کو اٹھنا ہو گی

تہجد پڑھنا ہو گی

اشراق پڑھنا ہو گی

چاشت پڑھنا ہو گی

اوابین پڑھنا ہو گا

نماز کی پابندی کرنا ہو گی

نیت خالص کرنا ہو گی

پیار و محبت والی فضا پیدا کرنا ہو گی

پھر اللہ تیری تبلیغ تیری بات کو موثر بنادے گا ...... لوگ قریب تر قریب ہوتے چلے آئیں گے۔

دوستو! کل کی جو تبلیغ موثر تھی اثر انداز تھی فائدہ مند تھی۔ وجہ صرف اور صرف یہ تھی کہ صحابہ نے رو رو کر تڑپ تڑپ کر نمازوں میں تہجد میں ...... خلوت و جلوت میں رب العالمین سے دعائیں کرتے تھے۔

پھر نرم باتیں کرتے تھے

محبت سے باتیں کرتے تھے

قرآن کی چاشنی والی بات کرتے تھے

حدیث رسول والی مٹھاس بات کرتے تھے

رضائے الٰہی والی بات کرتے تھے

اس لیے آج ہمیں بھی صحابہ کا طور و طریقہ اختیار کرنا چاہیے۔ تاکہ ہماری تبلیغ میں اثر پیدا ہو جائے جو صحابہ کرام اور اکابرین دین کی تبلیغ میں پائی جاتی تھی۔ صحابہ کرام اخلاق کے سمندر تھے یہی وجہ تھی کہ دشمن بھی آپ ﷺ کے اخلاق کو دیکھ کر صحابہ کے کردار کو دیکھ کر مرعوب ہو جاتا تھا۔

چنانچہ مبلغ کے لیے اخلاق کردار گفتار کا صحیح ہونا ضروری ہے سب سے پہلے لوگ مبلغ کے اخلاق و عادات پر نظر ڈالتے ہیں، کردار و گفتار سے متاثر ہوتے ہیں۔ اگر اخلاق عمدہ ہوگا تو تبلیغ موثر ہوگی اگر مبلغ کا کریکٹر اقوال و افعال ٹھیک نہ ہوں تو تبلیغ بھی موثر نہ ہوگی اس لیے مجھے کہنے دیجیے مبلغ کے لیے ضروری ہے۔

افعال کا عمدہ ہونا

اقوال کا عمدہ ہونا

کردار کا عمدہ ہونا

گفتار کا عمدہ ہونا

رفتار کا عمدہ ہونا

آپ ﷺ کی زندگی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگی کو کسوٹی بنائیں ان کے انداز تبلیغ ان کی بات چیت ان کے دشمنوں کے ساتھ معاملات کو سامنے رکھیں۔

آقائے مدنی سرور کونین فخر موجودات جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلے مکہ والوں کے سامنے اپنے کردار و گفتار کو پیش کیا چنانچہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: هل وجد تمونى صادقاً او كاذباً ۔اے لوگو میری زندگی کا ایک طویل حصہ تمہارے درمیان گذرا ہے بتاؤ میں کیسا ہوں سچا ہوں یا جھوٹا تمام لوگ بیک زبان کہنے لگے ماجربناك الا صدقا مرارا۔ آپ کی زندگی کے ہر ہر حصہ میں صداقت موجود ہے۔ آپ خالص سچ بولتے ہیں۔ آپ کے اندر جھوٹ کا شائبہ بھی نہیں پایا جاتا ہے۔

آپ ﷺ کا رہن سہن

آپ ﷺ کی چال چلن

آپ ﷺ کا قول و فعل

آپ ﷺ کا طور و طریقہ

بہت محمد ملیا آپ ﷺ کی زندگی کا جتنا حصہ ہمارے ساتھ گزرا ہے اس میں کسی قسم کی شکایت نہیں ہے معلوم ہوا کہ:

آپ ﷺ کی ذات بھی اچھی تھی

آپ ﷺ کی بات بھی اچھی تھی

صورت بھی اچھی تھی

سیرت بھی اچھی تھی

کردار بھی اچھا تھا

نظام بھی اچھا تھا

پیغام بھی اچھا تھا

یہی وجہ تھی کہ آپ ﷺ کی تبلیغ کا اثر کفار و مشرکین کے سردار ابو جہل پر بھی تھا۔ چنانچہ آپ کو اس مسافر کا واقعہ یاد ہوگا۔ جس نے ابو جہل کے ہاتھ اپنا گھوڑا فروخت کیا تھا اور ابو جہل اس مسافر کو پیسہ دینے میں ٹال مٹول کر رہا تھا۔ ابو جہل کے حواریین نے یہ ماجرہ دیکھ کر اس مسافر سے یہ کہا کہ وہ آدمی جو حطیم میں سجدہ ریز ہے اس کے پاس جاؤ وہ تمہیں پیسہ دلا سکتا ہے۔ وہ مسافر آپ ﷺ کے پاس گیا اور عرض کیا کہ وہ لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ آدمی جو حطیم میں سجدہ ریز ہے اگر تیرے ساتھ ابو جہل کے پاس جائے تو تیرا پیسہ مل جائے گا۔

چنانچہ سرکار دو عالم ﷺ اس مسافر کے ساتھ ابو جہل کے پاس تشریف لے جاتے ہیں اور ابو جہل کو آواز دیتے ہیں ابو جہل بھاگتا ہوا آتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابو جہل یہ مسافر تمہارے پاس پیسہ

چاہیے اس نے کہا ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابھی اس کو پیسہ ادا کر دو ابو جہل فوراً گھر جاتا ہے اور پیسہ لا کر اس کو دیدیتا ہے۔

کفار مکہ یہ دیکھ کر حیران ہو جاتے ہیں اس لیے کہ ان لوگوں کا منشاء آپ ﷺ کا مذاق اڑانا تھا۔ آپ ﷺ کی توہین کرنی تھی آپ ﷺ کے ساتھ مسخرہ کرنا تھا۔

چنانچہ فوراً تمام حواریین ابو جہل کے پاس آتے ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ اے ابا الحکم تو نے ہماری بے عزتی کی فوراً محمد ﷺ کے کہنے پر اس کو پیسے دے دیئے۔

ابو جہل نے جواب دیا کہ اے لوگو! اصل بات یہ ہے کہ اگر آج میں محمد کی بات نہ مانتا تو میرے اوپر غضب نازل ہو جاتا میں زمین میں دھنسا دیا جاتا میں ختم کر دیا جاتا اس لیے میرے پاس اس کے علاوہ اور کوئی چارہ کار نہیں تھا۔

یہ ہے آپ ﷺ کی تبلیغ کا اثر جو دشمن پر تھا۔

حضرات! آپ لوگوں سے میری درخواست ہے کہ پہلے اپنے اندر جوہر پیدا کریں اپنی اصلاح کریں اپنے اعمال افعال، کو درست کریں۔ انشاء اللہ اللہ کا کام ہے۔

مولانا الیاس رح جنہوں نے اس پودے کو لگایا ان پر خدا کی کروڑوں رحمتیں نازل ہو، ان کی قبر کو نور سے منور فرمائے کروٹ، کروٹ راحت و سکون نصیب فرمائے۔ آمین۔

آج ان ہی کے خلوص وللہیت کی برکت سے سیکڑوں ممالک میں تبلیغی مشن جاری ہے۔ اللہ ہم سب کو اخلاص کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ یارب العالمین۔

وما علینا الا البلاغ

ہماری چند اہم کتابیں

کتب خانہ نعیمیہ دیوبند 247554 (یوپی)

PRINT ART Delhi Ph. & Fax:

Rs. 70/-